

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224752

UNIVERSAL
LIBRARY

جس کتاب پر مؤلف کی مہر بنو وہ مال مسرقہ بنی

یہ کتاب مجلس شکت بک کی منظور و مقبول ہے

KHULASAT-UL-QAVANIN.

خلاصۃ القوانین

روزنڈیڈ وروسیل صاحب بی بی

مدرسہ آرٹس، ویلوف آف میڈر اس یونیورسٹی

و ممتحن فارسی و اردو طلبہ یونیورسٹی مدراس

پریمری اور لوئر سکندری کے کلاسوں کے طلباء کی تعلیم و امتحان کیلئے

شروین وفد

مطبع نظام المطابع مدراس من مطبوع ہوئی

جولائی ۱۸۹۶ء

پنچ اصطلاحات ضروری

قانون وہ علم ہی جس سے تحریر اور تقریر صیغہ لفظ کو کہتے ہیں۔
 درست ہوتی ہی۔
 لغت اصل زبان کو کہتے ہیں۔
 معنی جو چیز کہ کلمہ یا کلام سمجھی جاتی ہی۔
 تعریف کسی چیز کا معنی اس طرح بیان
 اصطلاح وہ ہی جو چند خاص آدمی ملکر کرنا کہ مخاطبان سے وہی چیز سمجھے۔
 ایک بات ٹھہرائیں۔
 مشتق اول کو مشتق ثانی اور دوسرے کو مشتق کہتے ہیں۔
 مقدر جو لکھا نہیں جاتا لیکن اس کا معنی
 اُس کو اردو کا معنی شکر ہی۔ پس جو بولی کہ
 شایعیاں کے زمانہ میں استعمال ہوتی تھی
 مراد جن لفظوں کے معنی ایک ہی ہوں گے اور جو
 مشابہت جو لفظ کئی معنوں کے واسطے
 بولا جاتا ہی جیسے چاند مینا اور سر کو کہتے ہیں۔
 اس کو اردو کہتے ہیں۔ اور چونکہ اس شکر
 میں ہر طرح کے آدمی تھے اسی واسطے
 ہر طرح کے الفاظ سے مرکب ہوئی۔

باب اول صرف میں

صرف - وہ علم ہی جس سے بنانا ایک لفظ کا دوسرے سے اور گردان اور تبدیل اُس کی اور حذف اور زیادتی حروف کی اور کلمے کی شناخت اور اسما و افعال کی تعریف وقسام معلوم ہو۔ اور موضوع اُس کا کلمہ ہی۔

بیان کلمہ کا

کلمہ وہ لفظ ہی کہ موضوع ہو واسطے معنی مفرد کے۔ اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم فعل حرف

فصل پہلی حرف کے بیان میں

حرف وہ ہی کہ بغیر ملائے دوسرے لفظ کے اُس کا معنی سمجھ میں نہ آوے اور نہ اُس میں کوئی زمانہ پایا جاوے جیسے سے اور تک وغیرہ کہ اُن کے کچھ معنی نہ سمجھے گئے۔ مگر جبکہ کہیں کہ کھلتے سے پشاور تک تاریقی لگایا گیا ہی تو معلوم ہوا کہ سے کے معنی ابتدا کے ہیں۔ اور تک کے معنی انتہا کے۔ اور حروف کے دو قسمیں ہیں حروف تہجی۔ اور حروف معنوی۔

حروف تہجی کا بیان

حروف تہجی وہ ہیں جن سے کلمات بنتے ہیں جیسے اب پ ت ث ش ج خ ح ذ ز ث ز ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی + ا ن میں آٹھ حرف یعنی ش ح ص ض ط ظ ع ق فقط زبان عربی میں آتے ہیں۔ اور چار حرف پ چ ت ز گ

فصل اول
کلمہ وہ لفظ ہے جس سے بنانا ایک لفظ کا دوسرے سے اور گردان اور تبدیل اُس کی اور حذف اور زیادتی حروف کی اور کلمے کی شناخت اور اسما و افعال کی تعریف وقسام معلوم ہو۔ اور موضوع اُس کا کلمہ ہی۔

بیان کلمہ کا

کلمہ وہ لفظ ہے کہ موضوع ہو واسطے معنی مفرد کے۔ اور کلمہ کی تین قسمیں ہیں اسم فعل حرف

فصل پہلی حرف کے بیان میں

حرف وہ ہی کہ بغیر ملائے دوسرے لفظ کے اُس کا معنی سمجھ میں نہ آوے اور نہ اُس میں کوئی زمانہ پایا جاوے جیسے سے اور تک وغیرہ کہ اُن کے کچھ معنی نہ سمجھے گئے۔ مگر جبکہ کہیں کہ کھلتے سے پشاور تک تاریقی لگایا گیا ہی تو معلوم ہوا کہ سے کے معنی ابتدا کے ہیں۔ اور تک کے معنی انتہا کے۔ اور حروف کے دو قسمیں ہیں حروف تہجی۔ اور حروف معنوی۔

حروف تہجی کا بیان

حروف تہجی وہ ہیں جن سے کلمات بنتے ہیں جیسے اب پ ت ث ش ج خ ح ذ ز ث ز ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ی + ا ن میں آٹھ حرف یعنی ش ح ص ض ط ظ ع ق فقط زبان عربی میں آتے ہیں۔ اور چار حرف پ چ ت ز گ

جیسے وال بند کی لفظ کے آخر ساکن حرف کو جو ساکن حرف کے بعد آوے
موقوف کہتے ہیں مثلاً ش دوش سر کا۔

حروفِ مصنوعی کا بیان

حروفِ مصنوعی وہ ہیں جو صرف واسطے ربط معنی کے آتے ہیں چنانچہ
سے واسطے ابتدا کے اور تک واسطے انتہا کے ہی جیسے سیر کی میں نے بھرے
سے کو فتنے تک۔ اور میں واسطے ظرفیت کے آنا ہی جیسا زید گھر میں ہی۔ اور کبھی
یہ حرف مقدر رہتا ہی جیسے میں مدرسہ گیا یعنی مدرسے میں۔ اور پر واسطے
استحالی یعنی بلندی کے ہی جیسے گھوڑے پر سوار ہو۔ اور کبھی لیکن کے معنی
میں آنا ہی جیسے پڑھتا ہی پر دھیان نہیں کرتا۔ اور کو اور کے تین علامتیں
مفعول کی ہیں اور صرف ضمائر اور اسمِ رہ اور اسم موصول اور اسمِ مفعول
میں سے مجبول واحد میں اور میں جمع میں علامت مفعول کی ہوتی ہی جیسا
زید کو ملاؤ۔ اور اس کے تین کہو کہ اسے پڑھے۔ اور وا اور اور حروفِ عطف
کے ہیں جیسے کتاب گلستاں اور بوستاں ملاؤ۔ اور یا خواہ۔ چاہو۔
نہیں تو واسطے تردید کے ہیں جیسے وہ آوے یا زید یعنی دونوں میں سے
ایک شخص آوے۔ یہاں رہو خواہ چلے جاؤ۔ اور کا۔ کی کے اور صرف
ضمائر میں را۔ رمی۔ سے علامتین اضافت کی ہیں جیسے زید کا گھوڑا
عورت کی کتاب۔ سا ہو کار کے گھوڑے۔ میرا قلم تیری تختی۔ ہمارے گھوڑے۔

حروفِ مصنوعی

حروفِ عطف

حروفِ اضافت

حروفِ مفعول

حروفِ عطف

حروفِ تردید

حروفِ مفعول

حروف معنی

حروف معنی

حروف معنی

حروف معنی

حروف معنی

حروف معنی

حروف معنی

حروف معنی

حروف معنی

حروف معنی

حروف معنی

اور ای۔ ا جی۔ او خروفِ ندا کے ہیں۔ جیسے ای صاحب۔ ا جی میاں
 او صاحبو۔ اور ارے اور اے بے محبت اور حقارت سے پکانے کے لئے
 موضوع ہوئے ہیں۔ اور اگر اور جو حروف شرط کے ہیں۔ اور تو۔ پس اور
 وہ حروف جزا کے ہیں۔ مثلاً اگر علم پر چوگے تو عزت پاؤ گے۔ اور سوائے
 مگر۔ الا حروف استثنا کے ہیں جیسے سب لوگ آئے مگر زید۔ اور ہاں۔
 اچھا۔ جی۔ ہوں۔ حروف ایجاب اور اقرار کے ہیں جیسا کوئی پوچھے
 کتاب تو گے؟ اس کے جواب میں کہیں۔ کہ ہاں۔ اور حرفِ سا واسطے تشبیہ
 آتا ہی جیسا زید شیر سی۔ اور حرفِ التہ واسطے تاکید اثبات اور نفی کے آتا
 ہی جیسے التہ حیدر آباد جاؤ گا۔ یا التہ جانے نہو گا۔ اور لفظ ہرگز واسطے
 تاکید نفی کے آتا ہی جیسا ہرگز نہو گا۔ اور لفظ نہ نہیں واسطے نفی
 کی نفی کے آتے ہیں جیسے زید نہ آیا۔ وہ نہیں پڑھتا ہی۔ اور حرفِ مت واسطے
 نفی کے آتا ہی جیسا مت کھیلو۔ اور کہ اور جو واسطے بیانِ ماقبل کے آتے ہیں جیسا
 استاد کہتے ہیں کہ لڑکا اچھا پڑھتا ہی۔ میرا گھوڑا جو چالاک تھا شرطِ حیات
 اور ہی واسطے حصر اور خصوصیت کے آتا ہی جیسا زید ہی آوے۔ وہ ہی جاوے
 ہی دو۔ اور لئے۔ واسطے۔ کیونکہ۔ مارے واسطے سبب کے آتے ہیں
 جیسے یہ تمہارے لئے ہی۔ یا اس واسطے کہتا ہوں مت کھیلو کیونکہ مار کھاؤ گے
 زید مارے ڈر کے بھاگ گیا۔ اور ہاے۔ واے۔ آہ۔ حروف تاسف ہیں

فعل

۷

تعریف افعال

اور واہ-واہ-واہ۔ کہا خوب۔ اچھا۔ حروف تعجب اور تحسین ہیں

فصل دوسری فعل کے بیان میں

فعل وہ کلمہ ہے جس کا معنی بغیر ملنے دوسرے لفظ کے معلوم ہو اور اس میں تین زمانوں سے کوئی ایک زمانہ پایا جاوے۔ زمانے تین ہیں۔ ماضی یعنی گزرا ہوا اور حال یعنی زمانہ موجود۔ اور مستقبل یعنی آنے والا۔

مصدر وہ ہے جس سے فعل اور اسم متق بنائے جاویں۔ علامت مصدر کی آخرین لفظ نامائی جیسا لکھنا پڑھنا وغیرہ۔ جانا چاہئے کہ مصدر سے چھ قسم کے فعل نکلتے ہیں۔ ماضی۔ مضارع۔ حال۔ مستقبل۔ امر۔ نہی۔

تعریف افعال

فعل ماضی وہ ہے کہ جس میں گزرا ہوا زمانہ معلوم ہو۔ اس کے چھ قسم ہیں ماضی مطلق ماضی قریب۔ ماضی بعید۔ ماضی شکی۔ ماضی استمراری یا ناقص ماضی شرطیہ یا تمنائی۔ ماضی مطلق وہ ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جاوے اور اس میں کچھ قید قریب یا بعید کی بنو وے جیسے زید آیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ گزرے زمانے میں کب آیا۔ ماضی قریب وہ ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جاوے جو گذر کر تھوڑا ہی عرصہ ہوا جیسے زید آیا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اگر تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔

ماضی بعید وہ ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جاوے اور اس کو گذرے بہت عرصہ ہوا جیسے زید آیا تھا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زید اگر بہت عرصہ ہوا۔

ماضی شکی وہ ہی جس میں گزر زمانہ سمجھا جاوے اور اُس کے ہونے میں شک ہو جیسا
 زید آیا ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کہنے والے کو زید کے آنے کا حال خوب تحقیق معلوم ہوا۔
ماضی استمراری وہ ہی جو گزرے ہوئے زمانہ سے علاقہ رکھے اور کرنیوالا
 کام تکرار کرتا ہو۔ اُس کو ماضی نام تام بھی کہتے ہیں جیسے زید آتا تھا۔ اس سے یہ
 مفہوم ہوتا ہے کہ زید زمانہ گذشتہ میں بار بار آیا کرتا تھا۔

ماضی تمنائی اُس کو کہتے ہیں جس میں گزرے ہوئے زمانہ ہو اور کرنے والا کام تام
 کیا ہو مگر کرنے کی آرزو رکھتا ہو۔ اُس کو ماضی شرطی بھی کہتے ہیں جیسے وہ
 پڑھتا تو خوب ہوتا۔ اس سے یہ مفہوم ہوا کہ وہ نہ پڑھا مگر کہنے والا آرزو کرتا ہے کہ
 اگر وہ زمانہ گذشتہ میں پڑھتا تو کیا خوب ہوتا۔

مضارع وہ فعل ہے جس میں زمانہ حال اور آئندہ دونوں ہو سکتے ہوں یعنی
 اُس سے کبھی زمانہ حال سمجھا جاوے اور کبھی مستقبل جیسے زید آوے۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ زید خواہ ابھی آوے یا زمانہ آئندہ میں آوے۔

حال وہی جس میں زمانہ موجود یا جاوے جیسے زید آتا ہے یعنی اس وقت آتا ہے۔

مستقبل وہ فعل ہے جو زمانہ آئندہ سے علاقہ رکھے مثلاً زید آوے گا
 یعنی اب تک نہیں آیا مگر زمانہ آئندہ میں آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اور وہ فعل ہے کہ جس میں حکم کسی کام کے کرنے کا ہو جیسا تم آؤ۔

نہی وہ فعل ہے کہ جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جاوے جیسا مت کھینو۔

نہی

نہی

نہی

نہی

نہی

نہی

نہی

نہی

اور ہر ایک ان تمام فعلوں سے دو قسم پر ہی معروف اور مجہول۔

معروف اُس کو کہتے ہیں کہ کرنے والا اُس فعل کا معلوم ہو جیسا ریٹے شیر مارا مجہول وہ ہی کہ کرنے والا کام کا معلوم نہ ہو جیسا زیادہ قتل کیا گیا۔

پھر ہر ایک فعل سوائے امر و نہی کے دو قسم پر ہی مثبت اور منفی۔

مثبت وہی کہ فعل فاعل ظاہر ہو۔ اور اُس میں حرف نفی نہ آوے جیسے کیا کرتا ہی کر گیا

منفی وہ ہی کہ فعل فاعل ظاہر نہ ہو۔ اور اُس میں حرف نفی یعنی نہ یا نہی آئے جیسے نہ کیا نہ آیا

مصدر سے فعلوں کو بنانے کا طریقہ

جانا چاہئے کہ سوائے امر و نہی کے اول صیغہ واحد مذکر غائب کا بنایا جاتا ہی

پھر اُس سے باقی صیغے بناتے ہیں مصدر کی علامت لفظ نامہ دور کرنے سے صیغہ

واحد امر حاضر بنتا ہی جیسے لکھنا سے لکھ۔ اور امر کے اول لفظ مرت زیادہ کرنے

سے فعل نہی ہوتا ہی جیسا مت لکھ۔ امر کے آخر زیادہ کرنے سے فعل

ماضی مطلق بنتا ہی جیسے لکھ سے لکھا فعل ماضی ہی۔ مگر جس امر کے آخر الف

یا واو ہو تو لفظ یا بڑا کر ماضی مطلق بناتے ہیں جیسا لکھا سے لکھا یا اور سو سے

سویا ف یے چن۔ ماضی بعید کیا۔ کیا۔ موا۔ ہوا۔ اس قانون کے خلاف ہیں ماضی مطلق

کے اخیر لفظ ہی زیادہ کرنے سے فعل ماضی قریب ہوتا ہی جیسا لکھا ہی اور

ماضی مطلق کے اخیر لفظ تھا بڑھانے سے فعل ماضی بعید بن جاتا ہی جیسا

لکھا تھا۔ اور ماضی مطلق کے آخر لفظ ہو گا زیادہ کرنے سے ماضی شکی ہوتا

معروف

مثبت

منفی

معروف

مثبت

منفی

معروف

مثبت

فعلوں کو بنانے کا طریقہ

۱۰

فعل

پیشہ

پیشہ

مضارع

مضارع

مضارع

ہی جیسا لکھا ہوگا۔ اور امر کے آخر لفظ مابڑانے سے ماضی متناہی ہوتا ہی
 اس کو ماضی شرطی بھی کہتے ہیں جیسا لکھتا۔ اور ماضی متناہی کے آخر لفظ تھا
 زیادہ کرنے سے ماضی استمراری بنتا ہی جیسا لکھتا تھا۔ اور ماضی متناہی کے
 آخر لفظ ہی زیادہ کرنے سے فعل حال بناتا ہی جیسا لکھتا ہی۔ اور امر کے
 آخر سے مجہول زیادہ کرنے سے فعل مضارع ہوتا ہی جیسا لکھے۔ اگر کسی
 امر کے آخر حروف علت میں سے کوئی حرف آوے تو قبل یاے مضارع
 کے واو زیادہ کرتے ہیں جیسے کھاوے۔ سووے۔ پیوے اور فعل
 مضارع کے آخر لفظ کا زیادہ کرنے سے فعل مستقبل بنتا ہی جیسا
 لکھے گا۔ اور لفظ کے یا کر امر واحد حاضر کے آخر زیادہ کئے بعد کوئی دوسرا
 فعل لاتے ہیں تو وہ فعل معطوف کہلاتا ہی۔ اور اس فعل
 معطوف کا زمانہ اکثر ان حروف کے بعد جو فعل ہوگا اُسی کے زمانہ سے ہوگا
 جیسے مار کر گیا۔ یعنی مارا اور گیا۔ یا مار کر جاوے گا۔ یعنی مارے گا۔ اور
 جاوے گا۔ واضح ہو کہ سولے مضارع اور امر اور نہی کے سب فعلوں کے
 بارہ بارہ صیغے ہوتے ہیں چھ مذکر کو اور چھ مؤنث کو مگر مضارع اور امر اور نہی
 میں مذکر اور مؤنث ایکساں ہی۔ اس گردان سے تذکرہ تانیث اور وحدت
 و جمعیت ہر ایک فعل کی صاف ظاہر ہوگی۔

صرف کبیر مصدر لازمی معروف آنا کا

مؤنث		مذکر			
جمع	واحد	جمع	واحد	افہم فعل	نام فعل
وے آئیں	وہ آئی	وے آئے	وہ آیا	غائب	ماضی مطلق
تم آئیں	تو آئی	تم آئے	تو آیا	مخاطب	
ہم آئیں	میں آئی	ہم آئے	میں آیا	مسکلم	
وہ آئی ہیں	وہ آئی ہی	وہ آئے ہیں	وہ آیا ہی	غائب	ماضی زید
تم آئی ہو	تو آئی ہی	تم آئے ہو	تو آیا ہی	مخاطب	
ہم آئی ہیں	میں آئی ہوں	ہم آئے ہیں	میں آیا ہوں	مسکلم	
وہ آئی تھیں	وہ آئی تھی	وہ آئے تھے	وہ آیا تھا	غائب	ماضی بعید
تم آئی تھیں	تو آئی تھی	تم آئے تھے	تو آیا تھا	مخاطب	
ہم آئی تھیں	میں آئی تھی	ہم آئے تھے	میں آیا تھا	مسکلم	
وہ آئی ہوں گی	وہ آئی ہوں گی	وہ آئے ہوں گے	وہ آیا ہوگا	غائب	ماضی شکی
تم آئی ہوں گی	تو آئی ہوں گی	تم آئے ہوں گے	تو آیا ہوگا	مخاطب	
ہم آئی ہوں گی	میں آئی ہوں گی	ہم آئے ہوں گے	میں آیا ہوگا	مسکلم	
وے آئیں	وہ آتی	وے آتے	وہ آتا	غائب	ماضی ہنسی
تم آئیں	تو آتی	تم آتے	تو آتا	مخاطب	
ہم آئیں	میں آتی	ہم آتے	میں آتا	مسکلم	

نام فعل	قسم فاعل	وحد	جمع	مذکر	مونث
ماضی امری	غائب مخاطب مسکلم	وہ آتا تھا تم آتے تھے ہم آتے تھے	وہ آتی تھی تم آتی تھیں ہم آتی تھیں	وہ آتی تھی تم آتی تھیں ہم آتی تھیں	وہ آتی تھی تم آتی تھیں ہم آتی تھیں
فعل حال	غائب مخاطب مسکلم	وہ آتا ہے تم آتے ہو ہم آتے ہیں	وہ آتی ہے تم آتی ہو ہم آتی ہیں	وہ آتی ہے تم آتی ہو ہم آتی ہیں	وہ آتی ہے تم آتی ہو ہم آتی ہیں
مضارع	غائب مخاطب مسکلم	وہ آوے تم آدیں ہم آویں	وہ آوے تم آدیں ہم آویں	وہ آوے تم آدیں ہم آویں	وہ آوے تم آدیں ہم آویں
نہی	غائب مخاطب مسکلم	وہ آئے گا تم آؤ گے ہم آؤنگے	وہ آئے گی تم آؤ گی ہم آؤنگی	وہ آئے گی تم آؤ گی ہم آؤنگی	وہ آئے گی تم آؤ گی ہم آؤنگی
امر	مخاطب	آ	آؤ	آ	آؤ
نہی	مخاطب	مت آ	مت آؤ	مت آ	مت آؤ
اسم فاعل	غائب مخاطب	آنے والا	آنے والے	آنے والی	آنے والیں

مونث		مذکر			
نام فعل	قسم فاعل	وحد	جمع	واحد	جمع
اسم مفعول	غائب مخاطب تکلم	آیا ہوا	آئے ہوئے	آئی ہوئی	آئی ہوئیں
اسم حالیہ	غائب مخاطب تکلم	آتا	آتے	آتی	آتیں
<p>چونکہ فعل متعدی کے ساتھ نے کا استعمال ضروری ہے اور اس کا استعمال فقط چند ماضیوں میں ہی ہوتا ہے اس لئے فعل متعدی معروف کی گردان انہی ماضیوں کی دکھلا جاتی ہے تمام صیغوں میں واحد ہو یا جمع مذکر ہو یا مونث غائب ہو یا حاضر ہائیکلم گردان ذیل سے کوئی ایک صیغہ حسب تابعداری فاعل یا مفعول آوے گا۔</p>					
مضارع	میں نے یا ہم نے۔ تو نے یا تم نے اُس نے یا انہوں نے	لکھا	لکھی	لکھے	لکھیں
ماضی بعید	میں نے یا ہم نے۔ تو نے یا تم نے اُس نے یا انہوں نے	لکھا	لکھی	لکھے	لکھیں
ماضی مضارع	میں نے یا ہم نے۔ تو نے یا تم نے اُس نے یا انہوں نے	لکھا	لکھی	لکھے	لکھیں
ماضی بعید	میں نے یا ہم نے۔ تو نے یا تم نے اُس نے یا انہوں نے	لکھا	لکھی	لکھے	لکھیں
ماضی مضارع	میں نے یا ہم نے۔ تو نے یا تم نے اُس نے یا انہوں نے	لکھا	لکھی	لکھے	لکھیں
ماضی بعید	میں نے یا ہم نے۔ تو نے یا تم نے اُس نے یا انہوں نے	لکھا	لکھی	لکھے	لکھیں

بنا کر
بنا کر

یہ گردان فعل متعدی معروف کی تھی جب اس کو مجہول بنا نا چاہیں تو اس کا قاعدہ یہ ہے جو صیغہ کسی مصدر متعدی کا ہو وہی صیغہ مصدر جانا سے بنا کر اس مصدر متعدی کے ماضی مطلق کے بعد لاویں تو اس صیغہ کا مجہول بن جاویگا مثلاً کھاوے کا مجہول کھایا جاوے اور لانا کا مجہول لایا جانا اور لکھا کا مجہول لکھا گیا اور کرتا ہی کا مجہول کیا جاتا ہی اور مار لگیا کا مجہول مارا جائے گا اور مار کا مجہول مارا جا۔

فعل لازمی اور فعل متعدی کا بیان

فعل دو قسم پر ہی لازمی اور متعدی +

فعل لازم
فعل متعدی

فعل لازمی وہ ہے کہ صرف فاعل پر تمام ہو جاوے جیسا زید آیا۔ اور

فعل متعدی وہ ہے جو فاعل پر تمام نہ ہووے بلکہ محتاج مفعول کا ہووے

مثلاً زید نے خط لکھا۔ بعض فعل لازمی اور متعدی دونوں ہوتے ہیں۔ فعل لازمی

جیسا ہتیلی کھجاتی ہے۔ اور متعدی جیسا کہ زید اپنی ہتیلی کو کھجاتا ہے *

پھر متعدی کے دو قسمیں ہیں متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول

متعدی بیک مفعول وہ کہ ایک مفعول کو چاہے جیسا اس نے زید کو مارا

متعدی بدو مفعول وہ ہے کہ جو دو مفعول کی خواہش کرے جیسا

اس نے زید کو کتاب دیا یا دلایا۔ پھر اگر متعدی بغیر واسطے کسی حرف زائد کے ہو تو

اس کو متعدی بن غیبہ کہتے ہیں جیسا دیا۔ اور پڑھا۔ اور اگر کسی حرف علامت کی

زیادتی سے بنا ہو تو اس کو متعدی بالوا واسطہ کہتے ہیں خواہ فعل لازم کو متعدی

متعدی بیک
مفعول
متعدی بدو
مفعول

بنائے ہوں یا کسی متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول کئے ہوں۔

طریقہ متعدی بالواسطہ بنانے کا

جانا چاہئے کہ متعدی بالواسطہ بنانے کے تین قاعدے ہیں۔

پہلا قاعدہ

مصدر کے پہلے حرف کی حرکت کو اتنا بڑاویں کہ کوئی حرف علت پیدا ہو جاوے
یعنی فتح سے الف اور ضمہ سے واو مجہول اور کسرہ سے یا۔ یہ معروف یا یا۔
مجہول ہو جاوے جیسا دبا کہ پہلے حرف دال پر فتح ہی جب اس کو کھینچ کر الف
کر دے تو دبا بنا ہوا۔ اسی طرح ٹلنا سے ٹالنا اور مرنا سے مارنا اور کھلنا سے
کھولنا۔ اور پینا سے پینا۔ اور چھینا سے چھیننا۔ اور رتنا سے رتینا۔

دوسرا قاعدہ

آگے علامت مصدر کے ایا وایا لازیاہ کرین اور متعدی بناویں جیسے
ڈرنا۔ ڈرانا۔ دوڑنا۔ دوڑانا۔ سمجھنا۔ سمجھانا۔ سمجھوانا۔ میٹھنا۔ بجھانا۔ بھجوانا۔ بھجلا نا
ف اگر کسی مصدر میں ایسا حرف علت ہو جس کی حرکت ماقبل موافق اس کے
ہو تو وہ حرف علت علامت متعدی بالواسطہ کے داخل ہونے سے گر جاتا ہی
جیسا رونا رلانا۔ گانا گوانا۔ سیکھنا سیکھانا۔

تیسرا قاعدہ

کبھی پہلے قاعدہ کے موافق ایک حرف علت بڑا کر حرف صحیح کو جو علامت مصدر کے

فعل صحیح
فعل صحیح

فعل صحیح
فعل صحیح

فعل صحیح
فعل صحیح

آگے ہی کسی سر حرف سے بدلتے ہیں جیسے بکنا بچنا پھٹنا پھارنا چھٹنا چھوڑنا

فعل مفرد اور فعل مرکب کا بیان

فعل مفرد وہ کہ بغیر ترکیب دوسرے لفظ کے حاصل ہو جیسے لکھنا پڑھنا وغیرہ

فعل مرکب وہ ہی کہ اس کے دو جز ہوں۔ اس کے دو قسم ہیں اول یہ کہ

ایک جز اسم ہو وے اور دوسرا فعل جیسے غوطہ مارنا۔ بات کرنا۔ شروع کرنا۔

مدد دینا خوش ہونا۔ گرم ہونا۔ دوسری یہ کہ دو نو جز فعل ہوویں سو اس کی

چار قسم ہیں پہلی یہ کہ جز اول امر واحد ہو جیسے مار ڈالنا دوسری یہ کہ

جز اول صیغہ ماضی ہو جیسے چلا جانا تیسری یہ کہ جز اول اسم حالیہ ہو

مثلاً بولتے جانا چوتھی یہ کہ جز اول مصدر ہو جیسے جانے دینا۔

فعل صحیح اور غیر صحیح کا بیان

جانے کہ فعل کے اور دو قسم ہیں صحیح اور غیر صحیح۔

فعل صحیح وہ ہی جس کے حروف اصل میں کچھ تبدیل یا حذف یا زیادتی

حرف کی گران کے وقت نہ ہو وے جیسے مارنا۔ بھاگنا۔ لکھنا وغیرہ۔

فعل غیر صحیح وہ ہی جس میں گران کے وقت کچھ تبدیل یا حذف یا

زیادتی حروف کی ہو وے جیسے کرنا۔ جانا۔ مرنے۔ ہونا۔ حسب قیاس چاہئے کہ ان

کے ماضی کرنا۔ جایا۔ مرا۔ ہوا۔ ہو وے لیکن خلاف قیاس کیا۔ گیا۔ موابوا آتے ہیں

فعل مجاز کا بیان

فعل مجاز وہ ہے جس کے صلی نامہ کو ترک کر کے دوسرا زمانہ مراد لیا جاو مثلاً مصدر کو مجازاً امر یا نہی کے معنی میں استعمال کرنا جیسے تم میرے یہاں آنا یعنی آؤ اور آج تم گھر مت جانا۔ یعنی مت جاؤ۔ اور کبھی ماضی مطلق یا قریب کو ماضی بعید کی جگہ استعمال کرتے ہیں جیسے زید کو بہت سمجھایا یعنی سمجھایا تھا۔ اور کل میں وہاں گیا ہوں یعنی گیا تھا۔ اور ماضی کو باعتبار قریب الوقوع ہونے کے مستقبل کی جگہ بولتے ہیں مثلاً کوئی نوکر سے پوچھے کھانا لایا؟ نوکر جواب میں کہے ہاں صاحب لایا یعنی نزدیک ہی کہ لاؤ گا۔ اور کبھی مضارع سے ماضی کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسے باغ میں جا کر دیکھوں تو وہاں کچھ اور ہی گلکاریاں ہو رہے ہیں یعنی جا کر دیکھا تو اور کبھی فعل حال ماضی بعید کے جگہ میں بولا جاتا ہے جیسے کل باغ میں جا کر ب دیکھتا ہوں کہ طرح طرح کے پھول کھل رہے ہیں۔ یعنی کل دیکھا تھا۔ اور کبھی مستقبل کے جگہ میں مستعمل ہوتا ہے مثلاً زید فردا پس فردا حیدر آباد جاتا ہے یعنی جاوے گا۔ ف امر واحد حاضر کے آخر تعظیم کے لئے اکثر لفظ یے یا نیگا مشدداً یا مخفف یا وہ جسے یا جیسا زیادہ کرتے ہیں جیسا آپ آئے یا آئیگا۔ سنئے یا سنیگا یا آپ لیجئے یا لیجیگا اور کبھی انیاء مضارع کے معنی کو مفید ہوتا ہے جیسے باغ میں جاتے ہی میری دل میں آیا کہ ابکہ دفعہ انکو لگاتے۔ یعنی انکو لگاؤں۔ اور کبھی فعل کو مکرر لاتے ہیں تا فائدہ کثرت کا دیوے جیسے زید چلتے چلتے تھک گیا۔

اسم وہ لفظ ہی کہ معنی مستقل کہے یعنی بغیر دوسرے لفظ کے اپنا معنی بتا دے اور کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جاوے جیسے کتاب۔ سونا۔ چلن وغیرہ واضح ہو کہ اسم باعتبار اشتقاق اور عدم اشتقاق کے تین قسم پر ہے۔ جامد مصدر مشتق۔

جامد وہ ہی کہ نام ہو کسی شخص یا چیز کا۔ اور وہ نہ خود کسی لفظ سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی لفظ بنایا جاوے جیسے پتھر۔ جھاڑ۔ لڑکا۔ لڑکی۔ مدراس وغیرہ۔ مصدر وہ ہی جس سے فعل اور مشتق نکلیں۔ علامت مصدر کی آخر میں لفظ نا ہی جیسے لکھنا۔ پڑھنا۔ کھانا وغیرہ۔ اور مصدر کی دو قسمیں ہیں۔ وضعی اور غیر وضعی۔ وضعی وہ ہی کہ اس کو کسی اہل ہند نے مصدر ہی کے لئے بنایا ہو جیسے لکھنا۔ پڑھنا وغیرہ۔ غیر وضعی اس کو کہتے ہیں کہ اور زبانوں کے الفاظ میں خواہ فارسی ہوں یا عربی وغیرہ مصدر بنا دیا اس کی علامت کو زیادہ کر کے مصدر بنا لیا ہو جیسے شور کرنا۔ خریدنا۔ داغنا۔ قبولنا وغیرہ۔

بیان مشتق کا

مشتق وہ اسم ہی جو مصدر سے بنایا جاوے اس کے سات قسمیں ہیں حاصل مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ اسم تفضیل۔ اسم آلہ۔ اسم ظرف۔ اسم حالہ حاصل مصدر وہ ہی جو کیفیت مصدر کی بتا دے اور علامت مصدر کی آخر میں نہ جو فیما زنا سے مار۔ اکثر اور واحد حاضر حاصل مصدر کا معنی رکھتا ہی جیسے

لوٹنا۔ مارنا۔ دوڑنا چھٹنا سے لوٹ۔ مار۔ دوڑ۔ چھپ۔ آؤ جس صیغہ جمع امر حاضر میں
ہمزہ ہووے اس ہمزہ کو دور کرنے سے اکثر حاصل مصدر ہوتا ہے جیسے لگاؤ۔ دباؤ۔
بچاؤ۔ جماؤ۔ اور کبھی امر واحد حاضر کے آخر لفظ ت یا تِ یا و ت یا ہ ت
یا ن یا ی بڑانے سے بنتا ہے جیسے بچت۔ بھرتی۔ بناؤت۔ گھبراہٹ۔ چلن
کھلائی۔ پلائی۔ اور کبھی اضیٰ مطلق کے آخر ن یا لفظ و ت یا س یا پ لانے
سے حاصل مصدر بنتا ہے جیسے لگان۔ ازان۔ سجاوٹ۔ بناوٹ۔ پیاس۔ ملاپ۔

اسم فاعل

اسم فاعل وہ ہے جو بقاعدہ صرف مصدر سے بنے اور فاعل کی ذات کو
دکھلاوے جیسے مارنے والا۔ مرنے والا۔ اور اسم فاعل بنانے کا طریق یہ ہے کہ
مصدر کے الف کو ے مجہول سے بدل کر لفظ والا یا یا ہا یا بڑاویں تو صیغہ واحد
مذکر کا بنجاوے گا جیسے کرنے والا لکھنے ہارا۔ اور جمع مذکر میں والے یا ہارے
بیاضے مجہول اور مونث واحد میں والی یا ہاری بیاضے معروف اور جمع مونث
میں والیاں یا ہاریاں یا والیں یا ہاریں بولتے ہیں اور کبھی مصدر
کے اخیر کے الف کو گرا کر اور نون کو ساکن کر کے لفظ ہار بڑا کر اسم فاعل بناتے ہیں
جیسے مرنہار۔ ہونہار۔ جانہار۔ مگر اردو میں لفظ ہارا اور ہار کو کم بولتے ہیں اسم جامد
کے بعد بھی لفظ والا لانے سے اسم فاعل حاصل ہوتا ہے مثلاً گھر والا۔

اسم مفعول

ص
ح
ص
بنا بچا بڑا

بنا بچا بڑا

بنا بچا بڑا

۲۰ اسم مفعول اسم تفضیل اسم آلہ ظرف

اسم مفعول
اسم تفضیل
اسم آلہ
اسم ظرف

اسم مفعول وہ ہی جو بقاعدہ صرف مصدر سے بنے اور مفعول کی ذات کو دکھلاوے جیسے مارا ہوا یا مارا۔ ماضی مطلق کے اخیر میں لفظ ہوا زیادہ کرنے سے اسم مفعول ہوتا ہی جیسا لکھا ہوا۔ اور کبھی صرف ماضی مطلق ہی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہی جیسے پیہ تخت کس کا بنایا ہی۔ یعنی کس شخص کا بنایا ہوا ہی۔

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ ہی جس کے موصوف کا وروں پر فضیلت اور برائی ہو جیسا زید زیادہ جاننے والا ہی۔ اُس کے بنانے کا طور یہ ہی کہ صیغہ اسم فاعل یا اسم صفت پر لفظ زیادہ یا بہت یا جو لفظ کہ اُس معنی میں ہو زیادہ کر کے ہیں جیسے وہ لڑکا بہت پڑھنے والا ہی۔ وہ شخص بڑا دانا ہی۔

اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہی جس میں معنی ہتھیار یا اوزار کا پایا جاوے جیسے کترنی۔ امر کے آخر میں یا فی زیادہ کرنے سے کبھی اسم آلہ حاصل ہوتا ہی جیسے بیلن کترنی اور کبھی خود مصدر اسم آلہ کا معنی دیتا ہی جیسا بیلنا بہ معنی بیلن کے ہی۔

اسم ظرف

اسم ظرف وہ ہی جس کے معنی جگہ یا وقت کے ہوویں۔ اردو میں کوئی اسکا خاص طور نہیں کبھی تو علامت مصدر کی جگہ کہ تازی لگانے سے بنتا ہی جیسا بیٹیک اور کبھی خود مصدر بھی اُس معنی میں مستعمل ہی جیسا جھڑپانی جھرنے کی

اسم حالیہ نکرہ معرفہ علم

۲۱

اسم

جگہ اور پناہ پر گاہ اور سیر گاہ کو بھی کہتے ہیں۔

اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ ہے کہ بیان کرے کیفیت اور حالت فاعل یا مفعول کی یاد دلاؤ
کی اکثر نصیہ تمنائی اسم حالیہ ہوتا ہے جیسا زید مسکراتا جاتا تھا تو مسکراتا حال فاعل
کا یعنی زید کا بیان کرتا ہے۔ اور کوئیے کو جلتا دیکھا۔ یہاں جاتا حال مفعول
کی یعنی کوئیے کی بیان کرتا ہے۔ اور کبھی ماضی تمنائی کے آخر لفظ ہوا بھی زیادہ
کرتے ہیں جیسا زید مسکراتا ہوا جاتا تھا۔

نکرہ اور معرفہ کا بیان

باعتبار تعین و عدم تعین اسم کی دو قسم ہیں۔ نکرہ۔ اور معرفہ
نکرہ وہ اسم ہے کہ غیر معین چیز پر دلالت کرے جیسا مرد کہ ہر ایک مرد کو کہہ سکتے ہیں
ہیں اس طرح آدمی۔ گھوڑا۔ میز۔ کرسی۔ قلم۔ کاغذ وغیرہ اسم نکرہ ہیں۔ اور
نکرہ کو اسم عام اور اسم جنس اور کلی بھی کہتے ہیں۔

معرفہ وہ ہے جس سے کوئی شخص یا چیز معین سمجھی جاوے۔ اسکے چھ قسم ہیں
علم ضمیر اشارہ اسم موصول اور مضاف ان چاروں کی طرف اور منادی

پہلی قسم علم

علم وہ ہے کہ خاص آدمی یا کسی خاص چیز کا نام ہو کہ مثلاً زید ایک شخص کا نام ہے اس
سے وہی سمجھا جاوے گا جس کا نام زید ہے اس طرح عبد اللہ۔ گنگا۔ جمن۔

مداس جید آباد وغیرہ اور معرفہ کو اسم خاص اور جزئی کہ تحقیق بھی کہتے ہیں کنیت عرف خطاب لقب تخصیص یہ بھی داخل علم ہیں۔

دوسری قسم ضمیر

ضمیر وہی جو بجائے اسم مکمل یا مخاطب یا غائب کے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو اختصار اور دفع تکرار کے لئے آوے جیسا زید آیا اور اُس نے اپنا سبق پڑھا۔ جس کی طرف ضمیر پھرتی ہے اُس کو مرجع جمع ہوتے ہیں ضمیر کل چھپے ہیں۔

میں	ہم	تو	تم	وہ	وہ
واحد مکمل	جمع مکمل	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد غائب	جمع غائب

پھر ضمیر کی تین حالتیں ہیں ضمیر فاعل ضمیر مفعول ضمیر مضاف الیہ۔ ضمیر فاعل وہ ضمیر ہے جو بجائے فاعل کے آوے جیسا۔

ضمیر فاعل	واحد	جمع
مکمل	میں آیا	ہم آئے
مخاطب	تو آیا	تم آئے
غائب	وہ آیا	وہ آئے

ضمیر مفعول وہ ہے جو بجائے مفعول کے آوے۔ ضمیر فاعل کے آخر علامت مفعول یعنی کو یا کیتیں یا بے مجہول یا سن زیادہ کرنے سے ضمیر مفعول بنتی ہے جیسا۔

ضمیر

جمع

ضمیرات جن میں بھی آتی ہیں

ضمیر فاعل

ضمیر مفعول

ضمیر مفعول	واح	جمع
مستکلم	مجھ کو یا مجھے دیا	ہم کو یا ہمیں دیا
مخاطب	تجھ کو یا تجھے دیا	تکو یا تمہیں دیا
غائب	اُس کو یا اُسے دیا	انکو یا انہیں دیا

ضمیر مضاف الیہ

ضمیر مضاف الیہ

ضمیر مضاف الیہ

ضمیر مضاف الیہ

ضمیر مضاف الیہ وہ ضمیر ہی جو بجائے مضاف الیہ واقع ہو یعنی جس کی طرف کسی چیز کو منسوب کریں۔ اور ضمیر فاعل کے آخر کا یا کے یا کی زیادہ کرنے سے ضمیر مضاف الیہ بن جاتی ہے مضاف واحد مذکر کی علامت کا ہی اور جمع مذکر کی کے اور واحد مؤنث اور جمع مؤنث کی علامت کی ہی۔ اور ضمیر مستکلم اور ضمیر حاضرین کا۔ کے۔ کی۔ را۔ رے۔ رمی سے بدلتے ہیں مثلاً۔

ضمیر مضاف الیہ	واح	جمع
مستکلم	میرا یا میری یا میرے	ہمارا۔ ہماری۔ ہمارے
مخاطب	تیرا یا تیری یا تیرے	تمہارا۔ تمہاری۔ تمہارے
غائب	اُس کا یا اُسکی یا اُسکے	اُنکا۔ اُنکی۔ اُنکے

تیسری قسم اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ ہی جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کریں اور جس کی طرف اشارہ کیا جاوے اُس کو مشاعر الیہ کہتے ہیں۔ اور اسم اشارہ کے چار لفظ ہیں۔ دو واسطے قریب کے۔ دو واسطے بعید کے۔

اسم اشارہ

اسم موصول

۲۴

اسم

جمع	واحد	اشتم
یے	یہ	اشارہ قریب
وے	وہ	اشارہ بعید

فنا جب ایک ہی جملے میں دو ضمیر یادداشتہ ایک ہی مرجع کے سطح واقع ہوں کہ اول ضمیر یا اشتم فاعل نہواور دوسری ضمیر یا اشتم مضاف الیہ ہو تب ضمیر مضاف الیہ یا اسم اشارہ مضاف الیہ کو لفظ اپنا یا اپنے یا اپنی سے بدلتے ہیں جیسے میں نے اپنا سبق پر یا میں اپنے گھر گیا۔ میں نے اپنی کتاب پڑھی۔

چوتھی قسم اسم موصول

چوتھی قسم

اسم موصول وہ کلمہ ہی جو بغیر جملہ کے کلام میں سمجھا جاوے۔ صِلہ اسکا ایک جملہ ہو اگر تائی۔ اور اسم موصول کے دو لفظ ہیں جو اور جن جیسا جو لڑکا کل آیا تھا اب حاضری۔ اُنکے آخر حروف معنوی ہوں تو وحدت و جمعیت اور تذکیر و تانیث میں برابر ہیں۔ اور جب حروف معنوی آتے ہیں تو لفظ جو بدل کر حالت وحدت میں جس اور حالت جمع میں جن اور کبھی جنہوں بولا جاتا ہی۔ جیسا جسکو۔ جسکا۔ جسے۔ جس پاس اور جن کو جنہوں کو جنہوں نے۔ اور جب اسم موصول میں شرط کا معنی پایا جاتا ہی تو اُسکی جزائیں حرف سو۔ تو۔ وہ آتا ہی جیسے جو آئیگا تو دو گنا۔ جو دیگا سو پاویگا جو خدا کا حکم مانیگا وہ بہشت میں جاوے گا۔

پانچویں قسم نکرہ مضاف

جو اسم نکرہ کہ علم یا ضمیر یا اسم رویا اسم موصول کی طرف مضاف ہو تو معرفت مضاف ہو جاتا ہے جیسے زید کا لڑکا تیرا بھائی۔ اُس کا باپ جس کا چچا نوکر تھا اُس نے پیش پائی۔ پس لڑکا اور بھائی اور باپ اور چچا اگرچہ نکرہ ہیں لیکن بسبب مضاف ہونے کے اُن میں ایک طرح کی خصوصیت آگئی۔

چھٹویں قسم منادی

ہُنا وئی وہ ہی جو پکارا جاوے جیسے ای لڑکے اور آدمی اُن میں بھی بسبب بلانے کے ایک طرح کی خصوصیت آگئی۔

اسم فہم کا بیان

لفظ کوٹن اور کہا واسطے استفہام کے آتے ہیں۔ مگر لفظ کوٹن واسطے جاندار اور بیجان کے اور کہا واسطے بیجان کے آتا ہے جیسے کون کھرا ہے۔ یہ کون چیز ہے۔ یہ کہا بات ہے۔ ان میں واحد اور جمع برابر ہے۔ اور کبھی لفظ کہا جھکر کی سے ہو جاتا ہے۔ بولا جاوے تو منع کا فائدہ دیتا ہے جیسے تو کہا کام کرتا ہے۔ یعنی مت کر۔ اور کبھی بمعنی استعنا اور بے پروائی کے آتا ہے جیسا مصرع تجھ بن بہشت پیارے میں لے کے کہا کرونگا۔ اور تعجب کے واسطے آتا ہے جیسا کہ خوب کہا ہے نیک ہے۔ اور کبھی حشر اور تمنا کے لئے آتا ہے جیسا اگر میں نوکر ہو جاتا تو کہا خوب ہوتا۔ اور تبدیل لفظ استفہام کی اسم موصول کی تبدیل کی کسی ہی یعنی واحد کے لئے کس اور جمع کے لئے کن آتا ہے جیسے کس کا

گھوڑا۔ کن لڑکوں نے سبق یاد نہیں کیا۔ اور تکمیل کے دو لفظ ہیں۔ کوئی اور کچھ جاندار کے واسطے اکثر کوئی آتا ہی جیسا کوئی آدمی یعنی ایک شخص غیر معین اور بچان کے واسطے کچھ جیسا کچھ چیز۔ اور کبھی دونوں ایک دوسرے کی جگہ بولے جاتے ہیں جیسے یہ کوئی چیز نہیں۔ اور تم کچھ آدمی نہیں اور تبدیل کوئی کی لفظ کسی اور کچھ کی لفظ سو سے ہوتی ہی جیسا کسی شخص نے کو ملک میں وطن کیا۔

اسم صفت کا بیان

اسم صفت وہ ہے جس میں معنی وصفی پایا جاوے جیسے بھلا۔ بُرا۔ کالا۔ پیلا۔ سیدھا۔ تیرا وغیرہ۔ اس کے دو قسمیں ہیں۔ مفرد۔ مرکب۔
مفرد وہ کہ بغیر طے زوائد کے صفت حاصل ہو جیسے نیک۔ بد۔ موٹا۔ پتلا۔ سفید۔ ہر وغیرہ
مرکب وہ ہے کہ جو کوئی اسم اصلی پر حروف زوائد کے ملانے سے صفت بن جاوے اس کے دو قسم ہیں۔ اول یہ کہ زوائد اُس کے آخر میں آویں۔ کشریہ حروف آتے ہیں۔ ا۔ ارئی۔ لوئی۔ یا۔ اک۔ ویش۔ بینہ۔ چی جیسے بھوکھا۔ لڑی۔ جھگڑا۔ لو۔ وزنی۔ دکھیا۔ دوزاک۔ دیدارو۔ زرین۔ چوبنیہ۔ بندوچی وغیرہ۔ دوسری یہ کہ زوائد شروع میں لادیں جیسے اُن دکھیا۔ ناخوش۔ باوفا۔ بے صبر۔ سودول۔ لاعلم۔ بدنام۔

اسم اور غیر سالم کا بیان

واضح ہو کہ باعتبار تبدیل اور عدم تبدیل کے اسم کے دو قسمیں ہیں سالم۔ اور غیر سالم

اور بعضہ سالم کو غیر منصرف ہوتے ہیں اور غیر سالم کو منصرف کہتے ہیں۔

اسلام کا بیان

اسلم یا غیر منصرف وہ ہی جس ائے آخر الف یا ہ اصلی نہو۔ اُس کے
صیغہ واحد میں ایک ب کے حرف معنوی کے تبدیل نہیں ہوتی جیسے مرد نے
عورت کو کہا کہ ایک چٹھی سبز جلد کی کتاب میں سے نکال لا۔ ان سب مثالوں میں
حروف معنوی کے آنے سے کچھ تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور ملک نے فرمایا اگرچہ ملک کے آخر
ہ موجود ہی لیکن لفظ ملک سے باعث ہونے ہ زائد علامت موت کے تبدیل نہوا۔

اسم غیر مسلم کا بیان

اسم غیر سالحم یا منصرف اُس کو کہتے ہیں جس کے آخر الف یا بے محقق
اصلی ہوئے اور اُس کے صیغہ واحد میں بسبب بے حرفِ معنوی کے آیا ہوا ہے
تعمیل کے بدل جاتا ہی خواہ وہ اسم جامد ہوں خواہ مصدر یا اسم صفت یا اسم
ہوں جیسے لڑکے نے کرنے میں اچھے سے لکھنے والے کو وغیرہ اگر اسم مذکور جس
کے آخر الف ہو دوسری زبان کا یعنی عربی و فارسی کا ہو تو نہیں بدلتا ہی جیسے دعا
اور قضا اور غذا اور جزا اور خدا اور پیدا اور مرزا اور خدا کہ پہلے چار عربی ہیں اور باقی
فارسی۔ پس ایسے الفاظ کے الف کو بدلنا ہرگز جائز نہیں۔ اور بعض الفاظ اردو کے
آخر کا الف بدل نہیں ہوتا ہی جیسے دیا۔ دانا۔ تیا۔ بابا۔ کیتا۔ چا۔ پھوپا۔ مینا۔ بوا وغیرہ۔
ف جو مرکب کہ چند اسماء منصرف سے حاصل ہو ایک ہی حرفِ معنوی کے آنے سے

سب کی تبدیلی ہو جائے گی جیسے اپنے چھوٹے لڑکے کو بلاؤ

مذکر و مؤنث کا بیان

باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں مُذکر و مؤنث۔ پھر ہر ایک کی دو قسمیں ہیں حقیقی و غیر حقیقی۔ مُذکر حقیقی جاندار زکو کہتے ہیں جیسے گھوڑا۔ اور مرد۔ اور مؤنث حقیقی جاندار مادہ کو کہتے ہیں جیسے عورت۔ گھوڑی۔ مُذکر غیر حقیقی بیان زکو بولتے ہیں جیسے ورق۔ درخت۔ اور مؤنث غیر حقیقی بیان مادہ کو جیسے کتاب۔ دیوار۔ اور ان دونوں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں اول سماعی کہ اہل زبان سے سنا گیا ہو اور کوئی قاعدہ اُس کے واسطے مقرر نہ ہو جیسے کاغذ اور سطر۔ دوسری قیاسی کہ مُذکر یا مؤنث ہونے کے واسطے کوئی قاعدہ ہو دے۔

مذکر و مؤنث کی پہچانت کے قواعد

قاعدہ جس اسم کے آخریہ اصلی ہو دے اور وہ اسم اردو ہو یا فارسی یا عربی اکثر مُذکر ہوگا جیسے دریا۔ کپڑا۔ پردہ۔ بندہ۔ ٹوکرا۔ صحرا وغیرہ۔ سوائے تنخواہ۔ فاختہ۔ مردہ۔ توبہ۔ اور چاہ (بمعنی کنواں) وغیرہ کے۔ قاعدہ جس لفظ کے آخرت اور اس ت کا ماقبل ساکن حرف صحیح ہو وہ مُذکر ہے جیسے تخت اور بخت جنس کی شناخت کے لئے کوئی قاعدہ لکھا نہیں ہے لیکن اکثر یہ قاعدہ جو لفظ عربی تفعیل کے صرفی وزن پر ہوگا وہ مؤنث ہی سوائے لفظ تفعیل کے جیسے تقدیر۔ تدبیر۔ تعظیم۔ تکریم۔ تحریر۔ تقریر۔ تفصیل۔ تخصیص وغیرہ۔

قَاعِدَہ حاصل مصدر فارسی کا جس کے آخرش ماقبل مکسور ہووے مُوَنْث ہوتا ہی جیسے بَخِشِش - خَارِش - خَوِش - اَزْمِش - کُوشِش وغیرہ مگر خدش مُذْکَر بھی استعمال ہوا ہی۔ اسی طرح اور قسم کے حاصل مصدر فارسی کے بھی مُوَنْث بولے جاتے ہیں جیسے نِشْت خواند - اَمْد وِفت - کُفْتُگو - کُفْتار - اَسودگی وغیرہ۔

قَاعِدَہ جس اسم کے آخرت دراز مصدر عربی کی یا ت حاصل مصدر اردو کی آوے وہ بھی مُوَنْث ہوگا جیسے تَدَت - خَلَقَت - سَجَاوَت - بِنَاوَت - مَرُثِت - خَلَعَت اور حضرت مُذْکَر قَاعِدَہ سوائے اسمِ پیشیہ والوں کے جن اسموں کے آخری معروف اصلی ہووے اکثر مُوَنْث ہوتے ہیں جیسے روٹی - ٹوپی - جوبلی - کرسی - چلمچی وغیرہ مگر چند الفاظ پانی - جی - گھی - وہی - موتی - وادی - افعیٰ مُذْکَر ہیں۔

قَاعِدَہ جس مصدر یا حاصل مصدر عربی میں آخر کو الف ہو وہ مُوَنْث ہی جیسے دُعَا - تَمَنَّا - وِفَا - سَزَا - وغیرہ سو اَتَمَاش اور تَقاضَا کے۔

قَاعِدَہ حروفِ تہجی میں ستر احرف مُوَنْث ہیں ب پ ت ث ش ج ح خ ز ز ط ظ ف ہ ی بارہ مُذْکَر ہیں ا س ش ص ض ع غ ق ک گ ل ن اور چھ مختلف فیہ ہیں ج د ذ م و جس اسم واحد مُذْکَرِ حقیقی متبدل کے آخر الف ہو حالتِ تانیث میں اکثر اس الف کو ی معروف یا یا سے بدلتے ہیں جیسے لَکَاز کی - بُوڑا بڑھیا - اور کبھی ن سے مثلاً کُنْجَرا - کُنْجَرَن - جَبَر جابر مُذْکَر کے آخرہ یا ی معروف ہو اُس کون سے بدلتے ہیں مثلاً گوالہ گوالن - دھوبی

دھوبن جس کی جنس میں شک ہو اس کو مذکر استعمال کرنا بہتر اور جو مشترک ہیں مثلاً بیل فکر جان انکو مؤنث استعمال کرنا فصیح ہے۔

اسم کی حالتوں کا بیان

جانا چاہئے کہ اسم کی پانچ حالتیں ہیں۔ حالتِ فاعلی۔ حالتِ مفعولی۔ حالتِ اضافت۔ حالتِ جرّی۔ حالتِ نداء۔

حالتِ فاعلی یہ کہ وہ اسم کسی فعل کا فاعل یعنی کرنے والا ہو یا

اس میں فعل قائم ہو جیسے لڑکا لکھتا ہے۔ گھوڑا جیتا ہے وغیرہ۔ اس کی علامت

فعل متعدی کے ماضیوں میں سوائے ماضی استمراری کے ہے۔

حالتِ مفعولی یہ کہ اس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو۔ اس کی علامت

کو یا کیتیں یا اے مجہول یا میں ہی جیسے زید کو مارا۔ عمرو کے تین کہے۔

بجھے دیا۔ ہیں مارا۔ کبھی علامت مفعول کی حذف ہوتی ہے جیسا گھوڑا لاؤ

حالتِ اضافت وہ کہ ایک اسم دوسرے کے ساتھ نسبت یا علاقہ رکھتا ہو جیسا

سو اگر کا بنیا۔ سرکار کے گھوڑے نوکر کی پگڑی۔ اور جو اسم علامتِ اضافت

کے آگے ہو اس کو مضاف الیہ اور جو بعد ہو اس کو مضاف کہتے ہیں

حالتِ جرّی یعنی کہ اس کے پیچھے کوئی حرف جر ملا ہو دے جیسے گھر کو۔

گھر سے گھر میں گھر پر وغیرہ۔

حالتِ نداء یعنی وہ اسم کہ پکارا گیا ہو جیسے ای لڑکے۔ او مردو۔ وغیرہ۔

حالتِ فاعلی
حالتِ مفعولی
حالتِ اضافت
حالتِ جرّی
حالتِ نداء

حالتِ فاعلی

حالتِ جرّی

حالتِ نداء

وحدت و جمعیت کا بیان

باعثِ تبادُلِ اسم کے دو قسمیں ہیں واحد اور جمع۔

وحد ایک کو کہتے ہیں جیسے مرد و عورت۔ کتاب۔ پیالہ وغیرہ۔

جمع وہ ہی جو ایک سے زیادہ ہو جیسے کتابیں۔ اور پیارے۔

اور اسم کی جمع کی علامت اردو میں پانچ ہیں و مچھول اور ون یعنی

واوِ مجہول بانونِ غمّہ اور غمّہ مجہول اورین یعنی یہ مجہول بانونِ غمّہ اور

ان بیجے الف و نون غنہ آن علامتوں کے استعمال کے تین قواعد ہیں

قاعدہ ہر ایک اسم مذکور ہو یا موت حالت ندائیں و مجہول سے جمع ہوتا ہی اور

جس کے اخیر الف یا ہ بننے والی ہوگی وہ گرجا بیٹگی حبیبیہ اور مردہ عورتوں کو کہہ سکتی ہے۔

و غیرہ۔ اگر وہ الف بدلنے والا نہ ہو تو تب یہ پھر نہ ناید کر نیگے مشدداً دریاؤں و تالابوں

قاعدہ جب کسی اسم کے اخیر میں کوئی حرفِ معنوی آوے تو تہ کے اندر حین

کی جاتی ہی جیسے مردوں نے بندوں کا۔ لڑکیوں کو سیاقیوں سے وغیرہ اور

کے مقابلہ آخر کو حرکت ہوگا تو دور ہو جاوے گا یہی قاعدہ نامتوس ہے ہوگا جیسے نوکروں

چاکروں سے صاحبوں کے۔ اونکو رو۔ دوسرے قاعدہ کا علم حالت فاعل اور حالت

مفعولی مضر جبکہ انکا علامت ظاہر ہو اور حالت حرجی اور انصاف میں ہوگا۔

قاعدہ یہ کہ جمع کے بعد حروف معنوی نہ آوے اور اگر آئے تو اس کے آخر میں آتا ہے۔

مدنے والے کو انکا جمع حالت فاعل اور مفعول ہنر کے محبوب اسے مد لینے

جمع کے قاعدہ نحو مرکب

۳۲

اس

سے ہوگی جیسے لڑکے آئے۔ اور شربت کے پیالے پئے۔ اور اگر آیاہ آخر میں نہو
یا ہو لیکن بدلنے والی نہو تو مذکر میں جمع کی حاجت نہیں جیسا مردائے۔ بزن خرید
اور نوٹ میں اگر اخیر اُس کے ہی معروف ہو تو اس کی جمع ان کے ساتھ ہوگی جیسے
روٹی کی جمع روٹیاں اور تختی کی جمع تختیاں اگر اخیر میں ہی معروف نہو تو ان کی جمع
میں سے ہوتی ہی مثلاً کتاب کی جمع کتابیں جیسے کتابیں رکھے ہیں کتابیں
لے آؤ اپنی کتابیں لو۔ اکثر اسامے عدد یا اسماء ظرف کے آخر و ن زیادہ
کرنے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہی بشرطیکہ ان اسماء کے بعد حرف معنوی نہوں
جیسا چاروں بھائی آئے۔ ہزاروں علم پڑھے۔ برسوں گذرے۔

دوسرا باب نحو میں

نحو وہ علم ہی جس سے ترکیب کلمات یعنی مفردوں کو ملا کر کلام بنانا آجاء اور معلوم
ہو جاوے کہ وہ آپس میں کہا علاقہ رکھتے ہیں۔ اور موضوع علم نحو کا کلام ہی
مُکَرَّب وہ ہی جو دو کلموں یا زیادہ سے ملکر بنے اور تکرار کرنے سے اس کا ہر
ایک جزو اپنے اپنے معنی مقررہ بتلاوے۔ جسکی دو قسمیں ہیں مُکَرَّب مفید۔ مُکَرَّب
غیر مفید۔ مُکَرَّب مفید وہ ہی کہ کچھ کہنے والا کوئی بات کہہ چکے اور سامع کو دو
بات کی سننے کا انتظار نہ رہے وہ سنتے ہی سمجھ جاوے کہ کہنے والا کسی کے
ماجرے کی خبر دیتا ہی یا کچھ خواہش رکھتا ہی۔ اور مُکَرَّب مفید کو جملہ اور کلام اور مُکَرَّب
تامر بھی کہتے ہیں مثلاً ازید عالم ہی۔

نحو

مُکَرَّب

مرکب غیر مفید وہ ہے جس کے سُننے سے سامع کو فائدہ کامل حاصل نہ ہو بلکہ دوسری بات کے سُننے کا جس سے خبر یا طلب حاصل ہووے منظر ہے اس لئے مرکب غیر مفید پورا جملہ نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ مثل مفرد کے جملہ کا جزو ہوتا ہے۔

مرکب غیر مفید کا بیان

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں: **مرکب اضافی**، **مرکب توصیفی**، **مرکب مترادفی**، **مرکب تکراری**۔
مرکب اضافی وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر بنے۔ ایک اسم کو دوسرے اسم کی طرف نسبت کرنے کو **اضافت** کہتے ہیں اور جس کی طرف نسبت کی جاوے اس کو **مضاف الیہ** کہتے ہیں اور جو اسم نسبت کیا جاوے اس کو **مضاف** کہتے ہیں۔ اردو میں مضاف الیہ اکثر مضاف سے پہلے آتا ہے اور کا کی کے راری رے اور نا۔ فی نے علامتیں **اضافت** کی ہمیشہ مضاف الیہ کے آخر ہوتے ہیں جیسے **زید کا گھوڑا**۔ اور **میرا بھائی**۔ اور **اپنا اونٹ لاؤ**۔ اس ترکیب میں **زید** مضاف الیہ ہے اور **کا** علامت **اضافت** اور **میرا** یا **اپنا** بھی مضاف الیہ مع علامت **اضافت** ہیں اور **گھوڑا**۔ **بھائی**۔ **اونٹ** مضاف ہیں۔ مضاف اور مضاف الیہ ملکر ایک جزو جملہ کا یعنی مفعول واقع ہوا اور لاؤ فعل اور تم ضمیر عامل مقدر ہے۔ علامتیں **اضافت** کی تذکرہ و تائید اور وحدت و جمعیت میں ہمیشہ مضاف کے ملوث ہوتی ہیں جیسا **زید کا گھوڑا**۔ اور **زید کی کتاب** مضاف الیہ اگر معرف ہو تو مضاف معرف ہو جاتا ہے۔ اور نکرہ ہو تو ایک طرح کی خصوصیت مضاف میں آجاتی ہے مثلاً **زید کا غلام**۔ اس ترکیب میں **زید** ہم خاص

ہی اور غلام اسم عام مکرزید کی طرف نسبت کرنے سے غلام بھی معرف ہو گیا یعنی
زید کے غلام سے دوسرے شخص کا غلام نہ سمجھا جائیگا۔

مرکب توصیفی وہ ہی جو صفت اور موصوف سے ملکر بنے۔

صفت وہ ہی جس لفظ سے کسی کی بھلائی یا بُرائی یا اور کسی قسم کی خاصیت
ظاہر ہو۔ اور **موصوف** وہ ہی جس کی بھلائی یا بُرائی یا اور کوئی قسم کی خاصیت

بیان کی جاوے۔ اردو میں صفت اکثر موصوف سے پہلے آتی ہے۔ اور صفت
مراد موصوف اگر معرف ہو تو توضیح ہو جاتی ہے۔ اور جو نکرہ ہو تو ایک طرح کی خصوصیت

آجاتی ہے جیسا چالاک لڑکا اس ترکیب میں چالاک صفت ہے اور لڑکا موصوف
مگر بسبب صفت چالاک ہونے کے اور لڑکوں کی نسبت مخصوص اور ممتاز

ہو گیا یعنی وہ لڑکا جو چالاک ہی ہے جس صفتوں کے آخر اہو وے اور اُس
میں بسبب آنے علامت فاعل اور مفعول اور اضافت اور ظرفیت کے یا خود

اسم ظرف کی تبدیل بھی ہوتی ہو تو ان صفات کی تذکیر و تانیث اور وحدت
وجمیت موافق موصوف کے چاہئے جیسا اچھا لڑکا۔ اور اچھی لڑکی اور کچھ صفات

عدو میں جیسے پہلا۔ دوسرا۔ تیسرا۔ چوتھا۔ اور چھٹا۔ اور وچن کے آخر لفظ واں یا ویاں
ہو وے جیسے تیسرا لڑکا۔ اور تیسری لڑکی۔ اور پانچواں مرد۔ اور ساتویں عورت۔

مرکب استراچی وہ ہی جو دو لفظ بلکہ ایک چیز کا نام ہو جاوے اور ایک ہی لفظ
معلوم ہووے جیسا کلکتہ کہ یہ مرکب ہی کالی اور کتہ سے تائب دونوں بلکہ ایسے

یہ مرکب استراچی ہے
جس میں دو لفظ ہیں
جو ایک چیز کا نام ہیں
اور ایک ہی لفظ
معلوم ہو رہا ہے
جیسا کلکتہ

یہ مرکب استراچی ہے

ہو گئے ہیں کہ مترکب نہیں معلوم ہوتے۔ اسی میں داخل ہیں ترکیب تعدادی گیارہ سے نہیں تک اور اکیس سے سنانو تک سو معقود یعنی دس بیس تیس وغیرہ اور اکائیاں کے یعنی ایک سے نو تک اور سو۔ ہزار۔ لاکھ وغیرہ یہ سب مفرد ہیں مترکب غیر مترجی وہ مترکب ہی کہ جس کے اجزا ملکر ایک نہ ہو گئے ہوں بلکہ جدا جدا سمجھ میں آتے ہوں جیسے سکندر نامہ۔ شاہ جہاں آباد۔ بعضے اعداد بھی اس میں داخل ہیں مثلاً دو سو چالیس۔ پانچ سو تین ہزار پچاس پرچے وغیرہ عدد گنتی کو کہتے ہیں اور جس کو گنتے ہیں اُسے معدود جیسا پندرہ روپی اس ترکیب میں پندرہ عدد و مترکب اور روپی معدود ہیں۔

جملہ خبریہ مترجی

عدد معدود

تقسیم جملہ

صدق و کذب کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔ جملہ خبریہ وہ ہی جس کے سننے سے سامع کو معلوم ہو جاوے کہ کہنے والا کسی کی خبر دیتا ہے اس جملے میں احتمال سچ اور جھوٹ کا رہتا ہے۔

جملہ خبریہ

بیان جملہ انشائیہ کا

جملہ انشائیہ وہ ہی جس کے سننے سے سامع کو معلوم ہووے کہ کہنے والا کچھ خواہش رکھتا ہے اور اُس کی بات میں احتمال راست اور دروغ کا نہیں ہوتا ہے اُس کی دو قسمیں ہیں امر جیسا خط لکھو نہی جیسا مت جاؤ خدا جیسا ای رکو استفہام جیسا کہا تمہیں زید نے مارا یہی تمہنی جیسا کاش آج زید آجائے

جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ

تو خوب ہوتا قسم جنسیا خدا کی قسم میں یہ کام کرونگا عرض یعنی برنگینتہ کرنا مخاطب
کا کسی کام کے واسطے جنسیا تو نے میرا کہا کیوں نہ مانا جو آج کو بھلا ہوتا تجھت جنسیا
یہ بھول کہا ہی خوش رنگ و خوشنہائی عقو دینے دے جملہ جو معامات کے وقت بولتے
ہیں جیسے کوئی کہے میں کتاب بچتا ہوں اور دوسرا کہے کہ میں خریدتا ہوں یہ دونو جملے
انشائیہ ہیں جملہ شرطیہ جنسیا اگر محنت کرو گے تو علم حاصل کرو گے۔ ہر ایک
جملہ خبریہ و انشائیہ باعتبار لفظ کے دو قسم پر ہی جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

بیان جملہ اسمیہ و فعلیہ کا

جملہ اسمیہ وہ ہی جو ایسے دو اسموں سے مرکب ہووے کہ اس کے سامع
کو کچھ خبر معلوم ہو جاوے۔ ان میں سے ایک کو مُبتدا کہتے ہیں اور دوسرا
کو خبر خبر کے آخر حرفِ ابط ظاہر یا مخدوف ضروری۔

مُبتدا وہ اسم ہی جس کے ماجرے کی خبر دی جاوے اور جس ماجرے کا
بیان ہووے اس کو خبر کہتے ہیں مثلاً زید امیر ہے۔ اُس کے سامع کو معلوم ہوا کہ کہنے
زید کے امیر ہونے کی خبر دیتا ہے اور امیر خبر اور ہی حرفِ ابط۔ وحدت اور جمعیت میں
حرفِ ابط ہمیشہ مُبتدا کے موافق ہوتا ہے مُبتدا اکثر خبر سے پہلے آتا ہے اور اکثر
سرفہ یا نکرہ مخصوص ہوتا ہے اور خبر اکثر نکرہ جیسے زید عالم ہے۔ وہ لڑکا قابل ہے اگر مُبتدا
اور خبر دونوں معرف ہوں یا دونوں نکرہ ہوں تو جس کو چاہیں مُبتدا کریں اور جس
کو چاہیں خبر مثلاً یہ تمہاری کتاب ہے۔ انسان آدمی ہے۔

جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ وہ ہی جو اسم اور فعل سے مرکب ہو جیسا زید آیا۔

اجزاء جملہ فعلیہ

فعل لازمی میں جملہ فعلیہ فعل اور فاعل سے بنتا ہے۔ اور فعل متعدی میں فعل فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ بلکہ جملہ فعلیہ حاصل ہوتا ہے۔

فاعل وہ ذات ہے جس سے فعل صادر ہو یا جس میں فعل قائم ہو جیسے زید نے شکار مارا یا زید آیا یا میں فعل زید سے صادر ہوا ہے۔ زید جلتا ہے۔ یہاں فعل زید کے ساتھ قائم ہے۔ صدور میں خستہ یا رہی اور قیام میں نہیں۔ اور

مفعول بہ وہ ہی جس پر فاعل کا فعل واقع ہو وے جیسا زید نے خالد کو مارا۔

ترکیب مارا فعل متعدی ہے اور زید فاعل۔ اس لئے کہ مارنے کا فعل اس کی ذات سے نکل کر خالد پر واقع ہوا اور لفظ نے علامت فاعل اور خالد مفعول بہ ہے اس لئے کہ اس پر زید کا فعل یعنی مار واقع ہوئی اور کو علامت مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ بلکہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قاعدہ کلیہ فعلوں کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت کا

واضح ہو کہ فعل متعدی میں ماضی مطلق اور ماضی قریب اور ماضی بعید اور ماضی متشکی اور ماضی تمنائی (جسکے ساتھ ماضی مطلق کا صیغہ ہوتا ہے) کے فاعل کے علامت لفظ نے ہی بشرطیکہ متعدی مذکور فعل لازم سے مرکب نہ ہو جیسے تو نے مارا میں

بہر حال

کھایا ہی۔ اور اُس نے مارا تھا وغیرہ مگر بولنا اور لانا اور بھولنا خارج ہیں یعنی باوجود متعدی ہونے کے اُن کے ماضیوں کے فاعل کی علامت نے نہیں آئی جیسے وہ لایا۔ اور وہ بولا۔ اور تو بھولا۔ اسی طرح اگر کوئی متعدی فعل لازم سے مرکب اور جز اول متعدی ثانی لازمی ہو تب بھی علامتِ فاعل (نے) بولی بنجائیگی جیسے میں لے گیا۔ اور وہ دے بیٹھا۔ تو کھا چکا۔ میں لے سکا وغیرہ اگر جز اول لازمی ثانی متعدی ہو تو نے استعمال کریں گے لیکن فعل واحد مذکر رہیگا جیسے میں نے رو دیا۔ ہم نے ہنس دیا۔ اگر دونوں جز متعدی ہوں تو وہی حکم ہی جو مفعول کا ہی جیسے میں نے روٹی کھالی۔ ہم نے گھوڑے لیا بعض افعال اگرچہ مفعول نہیں چاہتے لیکن نے اُنکے ساتھ رہتا ہی اور فعل واحد مذکر ہی ہوتا ہی وہ فعال یہ ہیں کو سنا۔ موتا۔ دہارنا جیسے لڑکیوں نے موتا۔ صاحبوں نے کو سا۔ ناب۔ فاعل یعنی مجھ بول کے فاعل کے ساتھ نے کا استعمال जर نہیں جن فعلوں کے فاعل کے ساتھ لفظ نے علامتِ فاعل مطلقاً نہ آوے اور مفعول بہ کی علامت خواہ آوے یا نہ آوے تو وہ فعل خواہ لازمی ہوں یا متعدی ہمیشہ تذکر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں فاعل کے موافق ہو لے جاوینگے جیسے لڑکی آئی۔ لڑکا آیا۔ لڑکی پانی پتی ہی۔ لڑکا روٹی کھاتا ہی۔ ہندہ فقیروں کو کھاتا دیتی ہی۔ زید بکر کو بلاتا ہی لڑکیاں آئیں۔ لڑکے آئے۔ لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ لڑکے پڑھتے ہیں۔ اچھی لڑکی اپنے سبق کو یاد کرتی ہیں۔ اچھے لڑکے استاد کو خوش رکھتے ہیں جن فعلوں کے

بیکر فاعل

موت فاعل

فاعل کے ساتھ لفظ نے علامت فاعل تو ہو مگر علامت مفعول بہ مطلقاً نہ ہو۔
وے فعل مفعول بہ کے موافق ہوئے جاوینگے خواہ فاعل مگر ہو یا مومنث واحد
ہو یا جمع جیسے زید نے تختی لکھی۔ تو نے پانی پیا۔ لڑکیوں نے تختیاں لکھیں۔ عورتوں
نے شربت کے پیالے پئے جب فاعل اور مفعول کے ساتھ دونوں کی علامتیں
ہوویں تب ہر حال میں فعل واحد مذکر بولا جاوے گا جیسے زید نے تختی کو لکھا۔ تو نے
شربت کے پیالوں کو پیا۔ اور جب مفعول کسی فعل کا جملہ واقع ہو تو بھی فعل واحد مذکر
ہوگا جیسے لڑکی نے کہانیں کتاب پڑھتی ہوں لڑکوں نے پوچھا تم کو کسی
کتاب پڑھتے ہو وغیرہ جو فعل دوم مفعول چاہتا ہی وہ مفعول ثانی کا تابع ہوتا ہی
خواہ مفعول اول جو با علامت رہتا ہی مذکور ہو یا محذوف جیسے ہم نے لڑکے کو
کتاب دی۔ زندوں نے شرب پلائی۔ جملہ فعلیہ میں یہ فیصح تری کہ جملہ میں
فعل آخر واقع ہووے اور فاعل اور مفعول پہلے جیسا بکر کو زید نے مارا۔ اوریوں
بھی درست ہی کہ زید نے بکر کو مارا۔ مگر زید نے بکر کو مارا ضعیف محاورہ ہی۔
ف جب کئے اسم مذکر و مومنث ایک فاعل کے تابع ہوں تو فعل کو آخر
اسم کے موافق پڑھینگے جیسے مرد۔ عورت۔ لڑکے۔ لڑکی آئی۔
ف جمع عربی جو افعال کے وزن پر ہو کسی ایک جملہ میں مبتدایا فاعل واقع ہوں
تو حرف رابط یا فعل واحد مگر چاہئے مثلاً احوال۔ اور باب القاب۔ سباب
وغیرہ مثلاً یہ بات سب پر روشن ہے کہ غرض سے ضم تک کا کہا احوال ہوا۔ اس

یہ علامتیں
فعل مفعول
مبتدایا فاعل

زمانہ میں ارباب کرم نادونظر آتے ہیں۔ یہ کس کا القاب ہے۔ زید کا اسباب لوٹا گیا
 سوا اوقات کے۔ مثلاً آپ کی اوقات کس طرح گزرتی ہیں۔ اور جو وقت مذکور اس کا
 اطلاق الگ الگ پر ہو مثلاً سرکار کے احکام سخت ہیں۔ نظیروں میں بزرگوں
 کے اقوال بہت آتے ہیں۔ اخبار کا حرف رابطہ یا فعل واحد مذکر یا جمع مذکر ہر دو
 طرح استعمال میں آتا ہے۔ مثلاً اخبار آیا۔ اخبار آئے۔

ف جمع عربی جو الف و تائیں آخر ہوتی ہیں اور جس کا واحد مؤنث ہے مبتدا
 یا فاعل واقع ہوں تو حرف رابطہ یا فعل واحد مؤنث چاہتی ہے مثلاً عنایات
 کرامات۔ ہمارے حال یہ حضرت کی عنایات آگے ہی تھی اور اب بھی ہوگی
 جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی۔

جب مبتدا یا فاعل ایسے دو لفظ ہوں کہ معاہدے جاتے ہیں حرف عطف ان کے
 درمیان ہو یا نہ ہو اگر تذکیر و تانیث میں مختلف ہیں تو کبھی رابطہ یا فعل جز دوم کی
 تبعیت کرتا ہے مثلاً آب و ہوا۔ آب و غذا۔ نان و نمک۔ دوات قلم مثلاً یہاں
 کی آب و ہوا بہت خوب ہوگی۔ آب و غذا کم ہوگئی۔ دوات قلم کم ہو گیا اور کبھی
 جز اول کی مثلاً آبرو۔ رد و بدل پیچ و تاب۔ مال و متاع۔ مثلاً اگر خدا چاہے
 ہماری آبرو مٹے گی۔ اس کی رد و بدل نہایت بلا کی تھی سنبھل کو تیری زلف کا
 سا پیچ و تاب تھا۔ مال و متاع جبار رہا۔ اور کبھی ایسے دونوں لفظ مثلاً برق و سحاب
 پشت و روزنگ و بو۔ روز و شب و زات۔ وغیرہ جب مبتدا یا فاعل واقع ہوتے ہیں تو حرف

رابط یا فعل جمع مذکر آتے ہیں مثلاً ع قوتی وہ آئینہ رو جسکے ہیں یکساں شیشے
 روز و شب گزر رہے ہیں۔ یہ دوزات نہیں ہیں۔ لیکن مقراض حیات ہیں۔ اگر
 مذکور دونوں لفظ تذکیر و تانیث میں متفق ہوں تو حرف رابط یا فعل واحد مذکر یا جمع
 مؤنث ہوئے جائینگے مثلاً آب و دانہ آب و نمک مذکر آب و تاب۔ گفتگو
 مؤنث مثلاً صاحب آب و دانہ یہاں سے اٹھا۔ آب نمک بڑا تر تھا۔ اس کے
 دانتوں کی آب نمک موتیوں کو خجل کرتی ہی۔ آپ کی گفتگو جواب نہیں
 رکھتی ہی۔ لیکن شیریں بج اور پھیر بدل جسکے دونوں جز مذکر ہیں و احد مؤنث بولی
 جاتی ہیں اور بیشکر اگرچہ اسکے دونوں جز مؤنث ہیں لیکن و احد مذکر بولا جاتا ہی
 مثلاً اُن لب شیریں سے تیسری بیشکر کوئی نہ تھا۔ جب دو یا زیادہ اسماء
 واحد مذکر مبتدایا فاعل ہوں تو حرف رابط یا فعل جمع مذکر آئینگے مثلاً زید اور
 بکر آتے ہیں مکان اور باغ دو ہیں جب دو یا زیادہ اسماء واحد مؤنث مبتدایا
 فاعل ہوں تو حرف رابط یا فعل جمع مؤنث چائینگے مثلاً زینب و گلشوم سوتی ہیں کتاب
 اور دوات گرم ہیں جب دو یا زیادہ اسماء واحد مذکر یا مؤنث مبتدایا فاعل واقع
 ہو کر حرف تردید سے منفصل ہوں تو حرف رابط یا فعل مطابق مبتدایا فاعل واحد
 مذکر یا واحد مؤنث ہوگا مثلاً زید یا بکر آتا ہی۔ ہندیا زینب روتی تھی۔

جملہ کے اقسام باعتبار صفت

باعتبار صفت کے جملہ کے کئی اقسام ہوتے ہیں جملہ مشتافہ جملہ متعریف

جملہ مبنیہ جملہ معللہ جملہ جواب قسم جملہ جواب شرط جملہ منسبہ جملہ معطوفہ جملہ
موصولہ جملہ استفہامیہ جملہ شرطیہ جملہ ظرفیہ جملہ نداء

جملہ مستأنفہ وہی جو شروع کلام میں آوے اسی کو جملہ ابتدائیہ یا
مفتوحہ کہتے ہیں جیسا سب تعریف اللہ کو کہ جس نے تمام عالم کو پیدا کیا۔

جملہ معترضہ وہی جو درمیان مبتدا و خبر یا فاعل و فعل کے آوے اور اس کو
کمال دینے سے معنی میں نقصان نہ آوے جیسے شیخ سعدی۔

(خدا انکو مغفرت کرے) سردار شاعراں میں (خدا انکو مغفرت کرے) جملہ معترضہ

جملہ مبنیہ وہ جملہ ہی جو کسی چیز کا بیان ہو۔ یعنی وہ جملہ ہی جو مصدر رکھنا یا سننا
یا دریافت کرنا یا جاننا وغیرہ یا ان کے مرادف کا مفعول واقع ہوتا ہی پس
اگر کہنا یا اس کے مرادف کے بعد آویگا تو مقولہ کہلاوے گا جیسے کل آپ

نے کہا تھا کہ میں انعام دلا دوں گا۔

جملہ معللہ وہی کہ کلام سبق کی علت واقع ہو جیسے عزیمت دی کیونکہ جھوٹ نہیں بولتا

جملہ جواب قسم وہی جو قسم کے جواب میں واقع ہو جیسے خدا کی قسم تو جھوٹا نہیں بولتا

جملہ جواب شرط وہی جو شرط کے جواب میں آوے جیسے اگر تم آؤ گے تو پانچ روپیہ دوں گا

جملہ منسبہ وہی جو پہلے دو جملوں سے پیدا ہو جیسا جو نفس کہ بچے جاتا ہی حیات

تائید بخشش ہی اور جب اوپر آتا ہی ذات کو فرحت دیتا ہی پس ہر نفس میں دو

نعمت موجود ہیں۔ یہاں (پس ہر نفس میں دو نعمت موجود ہیں) جملہ منسبہ ہی۔

جملہ معطوفہ وہ ہی جو پہلے جملے پر عطف ہو جیسا زید لکھتا ہے اور بکر پڑھتا ہے۔
جملہ موصولہ وہ ہی جو صیغہ پڑے موصول کا جیسے جو گھر کو اکل تم نے مولیا تھا کیا۔
جملہ استفہامیہ وہ کہ اس میں سوال پایا جاوے جیسے تم کون ہو۔
جملہ شرطیہ وہ کہ شرط و جزا سے ترکیب پایا جیسے اگر وہ کوشش کرے گا تو نعمت پایو گا۔
جملہ ظرفیہ وہ ہی کہ ظرف و منظوف سے مرکب ہو مثلاً صراحی میں پانی ہے۔
جملہ ندائیہ وہ کہ جس میں ندا ہو جیسے اے کریم کریم کر۔

اقسام مفعول و دیگر متعلقات فعل کا بیان

معلوم ہے کہ مفعول کی پانچ قسمیں ہیں مفعول مطلق مفعول فیہ مفعول
مفعول لہ۔ ان میں سے مفعول بہ صرف فعل متعدی ہی میں آتا ہے اور باقی
اور دیگر متعلقات فعل مثل حال اور تمیز وغیرہ فعل لازمی اور متعدی میں آسکتے ہیں

مفعول مطلق کا بیان

مفعول مطلق وہ حاصل مصدر ہے جو قبل فعل کے حالتِ مفعولیت میں واقع ہو اور وہ مفعول اور اس کا فعل دونوں ایک ہی مصدر سے نکلے ہو ہوں یا معنی میں دونوں متحد ہوں جیسا زید کہا خوب چال چلا۔ اس ترکیب میں زید فاعل ہے۔ اور کہا لفظ استغفار بمعنی تعجب اور خوب صفت اور چال موصوف صفت موصوف بلکہ مفعول مطلق واقع ہوا اور چلا فعل لازمی ہے اس فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق کے ساتھ بلکہ جملہ فعلیہ خیر ہوا۔

مفعولِ فحیہ کا بیان

10

(Signature)

20



三

تاریخ

نعم

۵۳

[illegible]

31

خ

...

1

1

1

١٢

1

جس جگہ یا جوقت میں فعل واقع ہوا اسکو مفعول فیہ اور ظرف بھی کہتے ہیں۔
 ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان۔ اس مفعول کے آخر لفظ میں
 جو علامت ظرفیت ہی اکثر متقدّر رہتا ہے اور کبھی ظاہر جیسا آج زید مد سے گیا ہے۔
 اس ترکیب میں آج ظرفِ زمان اور مد سے ظرفِ مکان ہے اور لفظ میں علامت
 ظرف پوشیدہ ہے یعنی مد سے میں اور زید۔ فاعل اور گیا ہے فعل لازمی۔ فعل
 اپنے فاعل اور ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مفعول معہ کا بیان

مفعول معہ وہ ہے جو فاعل کے ساتھ کام کے کرنے میں یا مفعول کے ساتھ
 سہنے میں شریک ہو اُس کی علامت کے۔ کے ساتھ سمیت۔ یا معہ ہی مثلاً
 بادشاہ معہ فوج آتا ہے۔ زید نے خالد کو اُس کے بھائی سمیت مارا۔

مفعول لہ کا بیان

مفعول لہ وہ ہے جس کے سبب فعل کیا جاوے خواہ وہ سبب موجود ہو
 یا اُس کے حاصل کرنے کا ارادہ ہو۔ مثال پہلی زید نامزدی سے نہ لڑا یعنی سبب
 نامزدی کے جو اُسکی ذات میں موجود تھی نہ لڑا۔ مثال دوسری آج اُسٹاد نے لڑکے
 کو تادیباً یا ادب کے لئے مارا۔ یعنی ادب لڑکے کی ذات میں موجود نہیں تھا اُس کے
 حاصل کرنے کے لئے اُسٹاد نے مارا۔ اور کبھی توین یعنی دوزر یا لفظ کر یا سے یا لئے
 یا باعث یا سبب یا اور الفاظ جو انہیں معنی میں ہوں علامتیں مفعول لہ کی ہیں۔

حال تمیز توابعات کا بیان

۵۴

حال اور ذوالحال کا بیان

حال وہ اسم ہے جو کیفیت اور حالت فاعل اور مفعول کی یا دونوں کی تبتلا اور
اور جسکی حالت تبتلا وے اُس کو ذوالحال کہتے ہیں۔ حال اور ذوالحال ہلکے
جملے کا ایک جزو ہوتا ہے جیسا زید سنتا آتا تھا۔ اور زید نے موہن کو پڑھتے دیکھا
اور ہم دونوں باتیں کرتے ایک دوسرے سے لاتے تھے۔

تمیز اور تمیز کا بیان

تمیز وہ ہے جو شک اور شبہ کسی چیز کا دور کرے۔ تمیز وہ ہے جس کا شک و
شبہ دور ہو جاوے جیسے دوسن شکر توین یعنی روزبر یا صرف باے
موجودہ یا لفظ سے یا کر یا اور لفظ جو انہیں معنی میں ہوں اُس کی علامتیں ہیں جیسا
زید نے سہوا یا بسہوا یا سہو سے یا بھول کر دوبارہ خط لکھا۔

توابعات کا بیان

تابع اُس کو کہتے ہیں جو پیچھے ایک کلمے کے آوے۔ یہاں تابع سے یہ
غرض ہے کہ ایک کلمہ دوسرے کلمے کا شریک ہو مضمون میں یعنی فاعل یا مفعول
وغیرہ ہونے میں اور اول کلمہ کو متبوع اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں۔ اور تابع کے
چھ قسمیں ہیں عطف بحرف بدل تاکید نعت تابع مہمل اور عطف بیان

پہلی قسم عطف بحرف

عطف بحرف اُس تابع کو کہتے ہیں جو پیچھے ایک کلمے کے دوسرا کلمہ

حال
صفت
مفعول
مطلوب
صاحب
تمیز
حال
شک
شبہ
موجودہ
عطف
تابع
غرض
متبوع
مضمون
فاعل
مفعول

عطف

مذکورہ حروف عطف کے معطوف ہو جیسے زید اور عمرو نے روٹی کھائی اور عمر
اور بکر کو زید نے مارا۔ اور زید کو عمرو نے خوب پڑ پایا اور لکھایا۔ اور حروف عطف
کے باب اول میں مذکور ہو چکے ہیں۔ اور جس طرح ایک مفرد دوسرے مفرد پر معطوف
ہوتا ہے اسی طرح جملہ بھی دوسرے جملہ پر معطوف ہوتا ہے۔ اور کلمہ یا جملہ اول کو
معطوف علیہ کہتے ہیں۔ اور جو کلمہ یا جملہ اس پر عطف ہوا اس کو معطوف
کہتے ہیں چنانچہ مثال اول میں زید معطوف علیہ ہے اور عمرو معطوف۔

دوسری قسم بدل

یہ بدل وہ تابع ہے کہ نسبت میں خود مقصود ہو کر۔ پس اگر مبدل منہ اور بدل
ایک ہی ذات پر وال ہوں تو اس کو بدل کل کہتے ہیں۔ اور جس کلمے کا بدل
واقع ہوتا ہے اس کو مبدل منہ کہتے ہیں جیسے میرے یہاں تمہارا بھائی سکنا
آیا تھا۔ یعنی جس ذات پر سکندرخاں ولالت کرتا ہے اسی ذات پر تمہارا بھائی
بھی ولالت کرتا ہے پس تمہارا بھائی مبدل منہ ہے اور سکندرخاں بدل اور غلطی
کے بعد جو صحت کے واسطے بولا جاتا ہے تو اس کو بدل غلط کہتے ہیں جیسے
بھولے سے کچھ اور کلمہ نکلجاوے اور پھر درست کر کے اور کچھ بولے مثلاً میں گھر کو
درستہ کو جاتا ہوں۔ اور یہ اکثر بولنے میں واقع ہوتا ہے۔

تیسری قسم تاکید

تاکید اس تابع کو کہتے ہیں جو اپنے متبوع کو کسی طرح کا استحکام یا حصر یا تشدد

تاکید لغت تابع مہل

۴۷

کافائدہ دیوے جیسے کوئی کہے کہ گل حیدر آباد جاؤ گنا تو اس بیان سے جانے
میں حیدر آباد کی طرف کسی طرح کا وثوق پایا نہیں جاتا۔ اور جب کہا کہ گل
ضرور حیدر آباد جاؤ گنا تو اس میں ایک طرح کا استحکام ارادہ روانگی حیدر آباد
کا پایا گیا۔ اور تاکید کی دو قسمیں ہیں لفظی اور معنوی۔

تاکید لفظی وہ ہے جو لفظ کے تکرار لانے سے ہو۔ جیسا ان ہاں
سمنے مارا ہے۔ اور مارا مارا زید نے۔ اور زید آیا زید۔ اور سب آئے سب

تاکید معنوی اس کو کہتے ہیں جو دوسرے لفظوں سے ہو جیسے
زید خود آیا۔ اکثریے الفاظ تاکید معنوی کے لئے مستعمل ہوتے ہیں

ب۔ سب کے سب۔ اور آپ۔ اور خود۔ اور ہی۔ اور محض۔ اور بذاتہ۔
اور بجنسہ۔ اور البتہ۔ اور شبیک۔ اور ہرگز وغیرہ

چوتھی قسم لغت

لغت وہ کلمہ ثانی ہے جو بعد ایک متبوع کے مذکور ہو اور کچھ صفت یا نسبت
متبوع کی بیان کرے اس کو صفت بھی کہتے ہیں جیسے زید نیک بخت
موجود ہے۔ یہاں زید موصوف ہے اور نیک بخت صفت یا لغت ہے۔

پانچویں قسم تابع مہل

تابع مہل اس کو کہتے ہیں جو پیچھے ایک لفظ کے آوے لفظ دوم مہل محضر
واسطے زینت کلام کے لایا جاتا ہے جیسے کوئی کہے کہ جلدی روتی روتی کھا

نوع
نوع
نوع

نوع

نوع

چھٹوں قسم عطف بیان

عن

عطف بیان وہ تابع ہی جو متبوع کا دوسرا شہ نام ہو تا ہی سہ کثر
متبوع کی تفسیر کے لئے آتا ہی اسی کو عوف بھی کہتے ہیں جیسے ابو ظفر
بہادر شاہ کہ بہادر شاہ عطف بیان ہی۔

3

کتاب مفصلہ الذیل موافقہ جناب روز بیٹہ در دس جیل صاحبی ذی - عم - آر - ئے - لُس فلو آف می مدہ اس
یونیورسٹی و متحن فارسی دار و طلبا یونیورسٹی یس نی سی کے ریس واقع ویری مدہ اس میں دستیاب ہے

کتاب فارسی

کتاب ہندوستانی

۱۸	محاوالت فارسی حصہ اول (نمبر ۱)	۱۸	تعلیم الاطفال اسپتاندرو یا کلاس کے لئے۔
۱۸	ایضاً حصہ دوم (نمبر ۲)	۱۸	اسپتالیس اسپتاندرو یا کلاس کے لئے۔
۱۸	حکایت یوسف شاہ سراج	۱۸	جنستان عجیب اسپتاندرو یا کلاس کے لئے۔
۱۸	وزیر اسکران	۱۸	منتخابات اردو نمبر (۱) اسپتاندرو یا کلاس کے لئے۔
۱۸	حکایت حکیم نباتات مستعلی شاہ	۱۸	ایضاً نمبر ۳ و ۴ و ۵ و ۶ قیمت ۸/۹/۱۰/۱۱/۱۲/۱۳/۱۴/۱۵/۱۶/۱۷/۱۸/۱۹/۲۰/۲۱/۲۲/۲۳/۲۴/۲۵/۲۶/۲۷/۲۸/۲۹/۳۰/۳۱/۳۲/۳۳/۳۴/۳۵/۳۶/۳۷/۳۸/۳۹/۴۰/۴۱/۴۲/۴۳/۴۴/۴۵/۴۶/۴۷/۴۸/۴۹/۵۰/۵۱/۵۲/۵۳/۵۴/۵۵/۵۶/۵۷/۵۸/۵۹/۶۰/۶۱/۶۲/۶۳/۶۴/۶۵/۶۶/۶۷/۶۸/۶۹/۷۰/۷۱/۷۲/۷۳/۷۴/۷۵/۷۶/۷۷/۷۸/۷۹/۸۰/۸۱/۸۲/۸۳/۸۴/۸۵/۸۶/۸۷/۸۸/۸۹/۹۰/۹۱/۹۲/۹۳/۹۴/۹۵/۹۶/۹۷/۹۸/۹۹/۱۰۰/۱۰۱/۱۰۲/۱۰۳/۱۰۴/۱۰۵/۱۰۶/۱۰۷/۱۰۸/۱۰۹/۱۱۰/۱۱۱/۱۱۲/۱۱۳/۱۱۴/۱۱۵/۱۱۶/۱۱۷/۱۱۸/۱۱۹/۱۲۰/۱۲۱/۱۲۲/۱۲۳/۱۲۴/۱۲۵/۱۲۶/۱۲۷/۱۲۸/۱۲۹/۱۳۰/۱۳۱/۱۳۲/۱۳۳/۱۳۴/۱۳۵/۱۳۶/۱۳۷/۱۳۸/۱۳۹/۱۴۰/۱۴۱/۱۴۲/۱۴۳/۱۴۴/۱۴۵/۱۴۶/۱۴۷/۱۴۸/۱۴۹/۱۵۰/۱۵۱/۱۵۲/۱۵۳/۱۵۴/۱۵۵/۱۵۶/۱۵۷/۱۵۸/۱۵۹/۱۶۰/۱۶۱/۱۶۲/۱۶۳/۱۶۴/۱۶۵/۱۶۶/۱۶۷/۱۶۸/۱۶۹/۱۷۰/۱۷۱/۱۷۲/۱۷۳/۱۷۴/۱۷۵/۱۷۶/۱۷۷/۱۷۸/۱۷۹/۱۸۰/۱۸۱/۱۸۲/۱۸۳/۱۸۴/۱۸۵/۱۸۶/۱۸۷/۱۸۸/۱۸۹/۱۹۰/۱۹۱/۱۹۲/۱۹۳/۱۹۴/۱۹۵/۱۹۶/۱۹۷/۱۹۸/۱۹۹/۲۰۰/۲۰۱/۲۰۲/۲۰۳/۲۰۴/۲۰۵/۲۰۶/۲۰۷/۲۰۸/۲۰۹/۲۱۰/۲۱۱/۲۱۲/۲۱۳/۲۱۴/۲۱۵/۲۱۶/۲۱۷/۲۱۸/۲۱۹/۲۲۰/۲۲۱/۲۲۲/۲۲۳/۲۲۴/۲۲۵/۲۲۶/۲۲۷/۲۲۸/۲۲۹/۲۳۰/۲۳۱/۲۳۲/۲۳۳/۲۳۴/۲۳۵/۲۳۶/۲۳۷/۲۳۸/۲۳۹/۲۴۰/۲۴۱/۲۴۲/۲۴۳/۲۴۴/۲۴۵/۲۴۶/۲۴۷/۲۴۸/۲۴۹/۲۵۰/۲۵۱/۲۵۲/۲۵۳/۲۵۴/۲۵۵/۲۵۶/۲۵۷/۲۵۸/۲۵۹/۲۶۰/۲۶۱/۲۶۲/۲۶۳/۲۶۴/۲۶۵/۲۶۶/۲۶۷/۲۶۸/۲۶۹/۲۷۰/۲۷۱/۲۷۲/۲۷۳/۲۷۴/۲۷۵/۲۷۶/۲۷۷/۲۷۸/۲۷۹/۲۸۰/۲۸۱/۲۸۲/۲۸۳/۲۸۴/۲۸۵/۲۸۶/۲۸۷/۲۸۸/۲۸۹/۲۹۰/۲۹۱/۲۹۲/۲۹۳/۲۹۴/۲۹۵/۲۹۶/۲۹۷/۲۹۸/۲۹۹/۳۰۰/۳۰۱/۳۰۲/۳۰۳/۳۰۴/۳۰۵/۳۰۶/۳۰۷/۳۰۸/۳۰۹/۳۱۰/۳۱۱/۳۱۲/۳۱۳/۳۱۴/۳۱۵/۳۱۶/۳۱۷/۳۱۸/۳۱۹/۳۲۰/۳۲۱/۳۲۲/۳۲۳/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۲۷/۳۲۸/۳۲۹/۳۳۰/۳۳۱/۳۳۲/۳۳۳/۳۳۴/۳۳۵/۳۳۶/۳۳۷/۳۳۸/۳۳۹/۳۴۰/۳۴۱/۳۴۲/۳۴۳/۳۴۴/۳۴۵/۳۴۶/۳۴۷/۳۴۸/۳۴۹/۳۵۰/۳۵۱/۳۵۲/۳۵۳/۳۵۴/۳۵۵/۳۵۶/۳۵۷/۳۵۸/۳۵۹/۳۶۰/۳۶۱/۳۶۲/۳۶۳/۳۶۴/۳۶۵/۳۶۶/۳۶۷/۳۶۸/۳۶۹/۳۷۰/۳۷۱/۳۷۲/۳۷۳/۳۷۴/۳۷۵/۳۷۶/۳۷۷/۳۷۸/۳۷۹/۳۸۰/۳۸۱/۳۸۲/۳۸۳/۳۸۴/۳۸۵/۳۸۶/۳۸۷/۳۸۸/۳۸۹/۳۹۰/۳۹۱/۳۹۲/۳۹۳/۳۹۴/۳۹۵/۳۹۶/۳۹۷/۳۹۸/۳۹۹/۴۰۰/۴۰۱/۴۰۲/۴۰۳/۴۰۴/۴۰۵/۴۰۶/۴۰۷/۴۰۸/۴۰۹/۴۱۰/۴۱۱/۴۱۲/۴۱۳/۴۱۴/۴۱۵/۴۱۶/۴۱۷/۴۱۸/۴۱۹/۴۲۰/۴۲۱/۴۲۲/۴۲۳/۴۲۴/۴۲۵/۴۲۶/۴۲۷/۴۲۸/۴۲۹/۴۳۰/۴۳۱/۴۳۲/۴۳۳/۴۳۴/۴۳۵/۴۳۶/۴۳۷/۴۳۸/۴۳۹/۴۴۰/۴۴۱/۴۴۲/۴۴۳/۴۴۴/۴۴۵/۴۴۶/۴۴۷/۴۴۸/۴۴۹/۴۵۰/۴۵۱/۴۵۲/۴۵۳/۴۵۴/۴۵۵/۴۵۶/۴۵۷/۴۵۸/۴۵۹/۴۶۰/۴۶۱/۴۶۲/۴۶۳/۴۶۴/۴۶۵/۴۶۶/۴۶۷/۴۶۸/۴۶۹/۴۷۰/۴۷۱/۴۷۲/۴۷۳/۴۷۴/۴۷۵/۴۷۶/۴۷۷/۴۷۸/۴۷۹/۴۸۰/۴۸۱/۴۸۲/۴۸۳/۴۸۴/۴۸۵/۴۸۶/۴۸۷/۴۸۸/۴۸۹/۴۹۰/۴۹۱/۴۹۲/۴۹۳/۴۹۴/۴۹۵/۴۹۶/۴۹۷/۴۹۸/۴۹۹/۵۰۰/۵۰۱/۵۰۲/۵۰۳/۵۰۴/۵۰۵/۵۰۶/۵۰۷/۵۰۸/۵۰۹/۵۱۰/۵۱۱/۵۱۲/۵۱۳/۵۱۴/۵۱۵/۵۱۶/۵۱۷/۵۱۸/۵۱۹/۵۲۰/۵۲۱/۵۲۲/۵۲۳/۵۲۴/۵۲۵/۵۲۶/۵۲۷/۵۲۸/۵۲۹/۵۳۰/۵۳۱/۵۳۲/۵۳۳/۵۳۴/۵۳۵/۵۳۶/۵۳۷/۵۳۸/۵۳۹/۵۴۰/۵۴۱/۵۴۲/۵۴۳/۵۴۴/۵۴۵/۵۴۶/۵۴۷/۵۴۸/۵۴۹/۵۵۰/۵۵۱/۵۵۲/۵۵۳/۵۵۴/۵۵۵/۵۵۶/۵۵۷/۵۵۸/۵۵۹/۵۶۰/۵۶۱/۵۶۲/۵۶۳/۵۶۴/۵۶۵/۵۶۶/۵۶۷/۵۶۸/۵۶۹/۵۷۰/۵۷۱/۵۷

